سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،25۔فروری2019

(یوم الاثنین،19۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7: شمارہ 4

227

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ25۔فروری2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر31بابت2018)**

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2018پر(ضمن5سے) ضمن وار غوروخوض

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2018منظور کیا جائے۔

2۔ **مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2018**

(مسودہ قانون نمبر32بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018،جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

228

3۔ **مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب2018(مسودہ قانون نمبر33بابت2018)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018منظور کیا جائے۔

229

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

سوموار،25۔فروری2019

(یوم الاثنین،19۔جمادی الثانی1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا
ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ
أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ
إِذَا بَلَغَتِ ٱلْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾

سورۃ الواقعۃ آیات 77تا85

کہ یہ بڑے رُتبے کا قرآن ہے(77)(جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)(78)اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں(79)پروردگار عالم کی طرف سے اُتارا گیا ہے(80) کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟(81)اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو(82) بھلا جب رُوح گلے میں آ پہنچتی ہے(83)اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو(84)اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے(85)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کاش وہ چہرہ میری آنکھ نے دیکھا ہوتا
مجھ کو تقدیر نے اس دَور میں لکھا ہوتا
باتیں سنتا میں کبھی پوچھتا معنی ان کے
آپؐ کے سامنے اصحابؓ میں بیٹھا ہوتا
فخری جب مسجد نبویؐ میں اذانیں ہوتیں
میں مدینے سے گزرتا ہوا جھونکا ہوتا
وہؐ میرے ساتھ ہیں فخری میری ہر مشکل میں
میں تو مَر جاتا اگر میں یہاں تنہا ہوتا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے دو معزز ممبران جو اس ہاؤس کے ممبر رہ چکے ہیں۔۔۔

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

تعزیت

سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین کی وفات پر دعائے مغفرت

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ایک تو رانا شوکت محمود جو کہ 1988 سے 1992 تک لیڈر آف دی اپوزیشن رہے ہیں اور دوسرے سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین ہمارے ساتھ ایم پی اے رہے ہیں، وفات پا گئے ہیں ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ اس کے بعد میں ایک قرارداد آپ کی اجازت سے پیش کرنا چاہوں گا اور وزیر قانون سے بھی میری درخواست ہے کہ رولز suspend کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اس قرارداد کو پاس بھی کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مرحومین کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق اپوزیشن لیڈر رانا شوکت محمود اور سابق معزز ممبر اسمبلی رانا تجمل حسین (مرحومین) کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ محکمہ انٹی کرپشن نے خاص طور پر سرگودھا ڈویژن کے اندر لوگوں کو پریشان کرنے کے لئے سکولوں، دکانوں اور گاؤں کے ہوٹلوں پر بھی ٹیکس لگانا شروع کر دیا ہے۔ ان دیہاتی ہوٹلوں کی کتنی کمائی ہو گی؟ انٹی کرپشن والے لوگ وہاں پر جا کر ان کو seal کر رہے ہیں اور کسی کی بات نہیں سنتے بلکہ الٹا جو کوئی کسی کی بات کرنے کے لئے انہیں کہتا ہے تو یہ ضد میں آ کر کہتے ہیں کہ اس جگہ کو تو گرانا ہی گرانا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ روڈز کی side پر چھابے وغیرہ لگے ہوتے ہیں تو انہیں بھی انہوں نے گرانا شروع کر دیا ہے۔ وزیر قانون بیٹھے ہیں یا جو بھی concerned ہیں تو میری درخواست ہے کہ اس پر کچھ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا نے اسے نوٹ کر لیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب امین اللہ خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Before we go to the Question Hour ایک رپورٹ lay ہونی ہے تو محترمہ زینب عمیر رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون ملازمین صوبائی اسمبلی پنجاب سیکرٹریٹ 2019 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ زینب عمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ رپورٹ پیش کرتی ہوں کہ:

The Provincial Assembly of the Punjab Secretariat Employees Bill 2019 (Bill No 5 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر اور سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 631 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد منیب سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں مریضوں کی تعداد اور وینٹی لیٹر سے متعلقہ تفصیلات

*631: **جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال میں وینٹی لیٹرز کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت بڑھتی ہوئی مریضوں کی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جنرل ہسپتال لاہور میں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً7459 مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے اور ہسپتال ہذا میں62 وینٹی لیٹرز موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بروقت علاج کے لئے وینٹی لیٹرز کی تعداد بڑھانے کے لئے پہلے ہی اقدامات کر رہی ہے۔ اس ضمن میں ایک سکیم

Purchase of Ventilators and ICU Beds with Basic Allied Equipment in all teaching Hospitals in Punjab .

12۔دسمبر2017 کو 778.210 ملین روپے کی لاگت سے PDWP سے منظور ہو چکی ہے۔ جس کے تحت کل 279 وینٹی لیٹرز خریدے جا رہے ہیں جس میں لاہور جنرل ہسپتال لاہور کو اس سال28 وینٹی لیٹرز فراہم کئے جائیں گے۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پنجاب نے 778.210 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں۔ Purchase Process مکمل ہونے کے بعد LC کھول دی جائے گی اور LC کھلنے کے 90 دن بعد وینٹی لیٹرز فراہم ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال تھا کہ جنرل ہسپتال کے اندر وینٹی لیٹر کی تعداد بتائی جائے اور اس کی ضرورت کے حوالے سے بتایا جائے تو جواب میں ہے کہ 62 وینٹی لیٹرز وہاں پر ہیں اور تقریباً ساڑھے سات ہزار مریض وہاں پر آتے ہیں۔ 280 وینٹی لیٹرز وہاں پر ہونے چاہئیں جن کے خریدنے کے لئے ڈیڑھ سال پہلے حکومت بجٹ دے چکی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ تقریباً 280 وینٹی لیٹرز کی requirement ہے اور ڈیڑھ سال گزر چکا ہے لیکن اس کے باوجود ابھی تک وہاں پر وینٹی لیٹرز provide نہیں کئے گئے تو کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ معزز ممبر جو وینٹی لیٹرز کی خریداری کی بات کر رہے ہیں تو جب ان کی حکومت تھی تو last January سے اس کی purchase کا کام شروع ہوا تھا اور اس کے لئے the sanctioned amount 77 crore and 8 Lac روپے تھی وہ whole thing got delayed and it came up to July 2017 خود delay کرتے رہے اور پہلے تو اس کی procurement policy کے اندر delay ہوا till it came into July اور پھر جب یہ سب کچھ تیار ہوا تو اس وقت سیکرٹری صاحب جو بھی وہاں اس سیٹ پر موجود تھے انہوں نے sign نہیں کئے اور therefore, the Ventilators کی purchase کا کام شروع نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد چیف جسٹس صاحب نے جنوری میں نوٹس لیا تھا اور جون تک یہ delay ہوا اور پھر اس کے بعد نگران حکومت آئی تو اس حکومت نے بھی اپنی مدت کے اندر مزید تین مہینے delay کیا اور delay کر کے they did not go around procuring it ہمارا بجٹ announce ہونے کے بعد we started the process اب اس وقت process تقریباً مکمل ہو چکا ہے LC وغیرہ اب کھولنی ہے اور اس کے بعد procurement کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر! وینٹی لیٹرز 279 ہیں they should be clear انہوں نے

Numbers of Ventilators which are being purchased are 279 and not seven hundred by any chance. The total number of Ventilators present is about 789 in all the hospitals

جناب سپیکر! انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ LGH میں کتنے وینٹی لیٹرز ہیں، اس بارے میں بتا دیا ہے کہ 62 وینٹی لیٹرز ہیں۔ Requirement جو ہے کہ کتنے مریض آتے ہیں they did not specify کہ وینٹی لیٹرز کے لئے کتنے مریض آتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ بتایا ہے کہ this is number of patients who come with these problems لیکن میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ جب یہ وینٹی لیٹرز آئیں گے اس میں نمبر بھی لکھ دیا ہے کہ 28 وینٹی لیٹرز لاہور کے جنرل ہسپتال کو دے دیئے جائیں گے اور انشاء اللہ

Within this fiscal year we will complete it.

جناب ڈپٹی سپیکر: یعنی before ore June?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انشاء اللہ پیسے وغیرہ سب دے دیئے ہیں اور نکال دیئے ہیں۔ اس کا procedure تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور already فائل وغیرہ sign ہو گئی ہے۔

We have done it already

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! ٹھیک ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے خود ہی اس بات پر توجہ دے دی چونکہ میرے حلقے کے اندر ہے اور محترمہ نے اشارہ کیا ہے کہ وہ تمام delay اور جو بھی چیزیں ہوتی رہیں چونکہ اس میں اس سال کا mention کیا گیا تھا تو اس سال میں جو جناب نے فرمایا کہ اس کا مطلب جون ہے کہ جون سے پہلے یہ وینٹی لیٹرز فراہم کر دیئے جائیں گے کیونکہ اب بھی وہاں پر ہزاروں patients ایسے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ایسے ہیں جن کو موقع پر یہ وینٹی لیٹرز نہیں مل پاتے پھر وہاں سے اُن کو ایمبولینسز میں کہیں اور لے جانا پڑتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بات relevant ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جو انہوں نے فرمایا ہے کہ جون سے پہلے 28 وینٹی لیٹرز وہاں پر مہیا کئے جائیں گے یا ان کی تعداد زیادہ ہے جو وہاں پر مہیا کئے جانے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! 279 وینٹی لیٹرز سارے پنجاب کے لئے آ رہے ہیں

> They have to be distributed equally and therefore, 28 Ventilators will be provided. At the end of the day the number of patients who require all these Ventilators is a very large number. It would be humanly impossible even if you spent all the budget of the government on buying Ventilators and do nothing else, we still will not be able to cope up with the number of patients who come and require a Ventilator.

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتا رہی ہوں کہ naturally جو بہت سے seriously sick patients ہوتے ہیں اُن کو وینٹی لیٹرز پر ڈالا جاتا ہے اور مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وینٹی لیٹرز سے جب تک وہ wean off نہ ہوں یعنی جب ایک بندے کو وینٹی لیٹرز پر ڈالا اور وہ چھ یا سات دن وینٹی لیٹر پر ہے تو آپ جب تک wean off نہیں کرتے تو that Ventilator cannot be utilized for anybody else, naturally because until and unless the patient recovers یا spontaneous breathing پر جائے یا God forbid he does not survive تب ہی وہ Ventilator spare ہوتا ہے تو اس وجہ سے میں یہ بتا رہی ہوں کہ بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے سب چیزوں کو cope کرنا دنیا کا مشکل ترین کام ہو گا۔

جناب سپیکر! However private sector کے اندر یہ بہت ساری سہولیات ہیں اب ہم نے ہیلتھ کارڈز کا اجراء کرنا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے in future وہ ہسپتال جن کو in panel لا رہے ہیں وہ وینٹی لیٹرز بھی غریب آدمی جا کر استعمال کر سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں try your best کوشش کریں جتنے بھی ہو جائیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سے پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحبہ نے ہم سے ایک وعدہ کیا تھا کہ سیشن سے پہلے راولپنڈی کے ایم ایس کے حوالے سے ایک رپورٹ پیش کرنی تھی کہ جناب نے جو حکم فرمایا تھا اور میں اُس پر آپ کو مبارکباد بھی دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہاؤس کی عزت بھی رکھی اور جس ایم ایس نے ایک غلط حرکت کی تھی اُس کے خلاف ایکشن بھی لیا گیا لیکن جو کمیٹی بنی تھی اُس نے جو رپورٹ پیش کرنی تھی منسٹر صاحبہ وہ بھی بتا دیں حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اجلاس start ہونے سے پہلے رپورٹ دی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! یہ relevant ہی نہیں ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! it's not relevant لیکن اجلاس کے بعد بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ بیٹھ کر بات کر لیں۔ This is not relevant

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر کہا گیا تھا بتائیں گے۔ مجھے ابھی جواب نہ دیں وقفہ سوالات ختم ہو گا اُس کے بعد بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ اُن کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 718 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***718: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صحت نے منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا کوئی طریق کار وضع کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں خاص طور پر ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کوئی وارڈز یا بیڈز مختص کئے گئے ہیں اگر ہاں تو تفصیل ڈیرہ غازی خان کے ہسپتالوں کی فراہم کی جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کا طریق کار Control of Narcotics Substances Act 1997 میں وضع کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے سیکشن 52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن کے کام کا آغاز نہیں ہو سکا۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے تمام متعلقہ محکموں سے تین میٹنگز میں مشاورت کی ہے۔ جلد ہی تمام متعلقہ محکموں پر مشتمل ایک صوبائی ٹاسک فورس قائم کر دی جائے گی۔ جہاں تک رجسٹریشن کی ذمہ داری کا تعلق ہے اس سلسلے میں تمام محکموں سے مشاورت کے بعد طے کر لیا جائے گا کہ آیا محکمہ سوشل ویلفیئر کو یہ ذمہ داری تفویض کی جاتی ہے یا کہ محکمہ صحت اس کام کو انجام دے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 52/53 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔ اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔ پنجاب مینٹل ہیلتھ ایکٹ 2014 کے سیکشن 6(3) کے تحت بھی منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کا کام صوبائی حکومت کا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے علاج کے لئے دس بیڈز مختص ہیں۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ غازی خان میں بھی دس بیڈز مختص ہیں۔ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے ماتحت ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں منشیات کے عادی افراد کے لئے پانچ بیڈز مختص کر دیئے ہیں۔ اس وقت پنجاب

انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے 100 بیڈز پر مشتمل سنٹر قائم ہے جو فروری کے آغاز میں مکمل فعال ہو جائے گا۔منشیات کے عادی افراد کا علاج اور بحالی ایک سپیشلائزڈ شعبہ ہے اس میں ڈاکٹرز ، نرسز ، پیرامیڈیکس اور سائیکالوجسٹ کی ٹریننگ درکار ہے۔پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں منشیات کے علاج کے سنٹر میں ہمارے ڈاکٹر ، سائیکالوجسٹ ، نرسز وغیرہ ٹریننگ حاصل کریں گے۔اس سنٹر کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کے بعد صوبہ پنجاب میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے لئے ڈویژن لیول پر آٹھ مزید سنٹرز قائم کئے جائیں گے۔

منشیات کے عادی افراد کو دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو جاتی ہیں جیسے کہ ہیپاٹائٹس، ایڈز ، جلد کی بیماریاں اور دل کی بیماریاں ان بیماریوں کے علاج کی سہولیات پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ میں موجود نہ ہیں۔پنجاب انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کے مریضوں کے میڈیکل، سرجیکل اور دیگر شعبوں سے متعلقہ سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اس ادارہ کو سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر!سوال منشیات کے عادی افراد کے متعلق تھا میں بہت مشکور ہوں ہیلتھ منسٹر صاحبہ کی اور اپنے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی کہ انہوں نے مجھے تفصیلی جواب فراہم کیا لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہر ڈی ایچ کیو میں دس بیڈز allocate کئے گئے تو لاکھوں کی آبادی کے لئے کیا دس بیڈز کافی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہتی ہوں اس سے پہلے تو کبھی کوئی بیڈز they were not specified اور اس سے پہلے کوئی ایسا پروگرام نہیں تھا جہاں آپ drugs addicts کی treatment which is detoxifying, drugs addicts کی detoxifications کے لئے this is

the first timeکہ ہم نے باقاعدہ ایک نوٹس کے تحت انہیں کہا ہے کہ آپ ڈی ایچ کیو پر دس بیڈز اور پانچ بیڈز ٹی ایچ کیوز میں مختص کریں۔

جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم کو یہ بتانا چاہتی ہوںto deal with detoxifying of addicts is a specialized jobاُس کے سلسلے کے اندر ہم نے یہاں مینٹل ہسپتال کے اندر100بیڈز کا ایک پورا نیا ڈیپارٹمنٹ تیار کیا ہےunder the SIMS which is being inaugurated next weekجس کاpurposeیہ ہو گاto train doctors how to deal with detoxification is a very very sophisticated processاس میں patientsمر سکتے ہیں۔While they are being detoxifiedتو ہم جب تک proper trainingنہیں کریں گے۔Just allocating beds is not enough۔ہم اس کے ساتھ سٹاف کوtrainکر کے باقاعدہdistrictsمیں بھی تعینات کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تحصیل ہیڈ کوارٹر لیول پر بھی تعینات کریں گے۔For the time being ten and five beds basically for detoxification purposesجو ہیں وہallocateضرور کر دیئے ہیں مگرmain detoxification processجو ہے وہ مینٹل ہسپتال کے اندر الگ ایک hundred beddedڈیپارٹمنٹ ہم شروع کر رہے ہیںand this is starting form next weekانشاءاللہ اُس کیinaugurationکر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کب تک یہ ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگلے ہفتے اُس کیinaugurationہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: You will spread yourself to Punjab

تو وہ کب تک ہو گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہspecially trainedلوگ ہوں گے تو ہم نے میڈیکل آفیسرز پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر والوں کو کہا ہے کہ آپallocateکر دیں کہ جو

میڈیکل آفیسرز ہم نے لئے ہیں، جن کی training ہم نے کروانی ہے ایک دفعہ جب یہ centre set up ہو جائے گا۔

Mr Speaker! These people will come here for training and they require a period of two weeks to be trained.

MR DEPUTY SPEAKER: Any specific time?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، انشاءاللہ within next two months.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next two months ٹھیک ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں سوال نہیں کر رہا میں اپنی بہن کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ 24 کروڑ روپے کی لاگت سے 100 بیڈز کا یہ ڈیپارٹمنٹ مکمل کیا تھا 31۔ مئی 2018 کو 70 لاکھ روپیہ چاہئے تھا جو committed works تھے جنریٹر اور باقی کام مکمل کرنا تھا اور جب سابقہ چیف جسٹس ثاقب نثار صاحب نے مینٹل ہسپتال کا visit کیا میں نے اُنہیں بھی یہ بات بتائی تھی اور اُس وقت آرڈر میں بھی لکھا تھا تو میری منسٹر صاحبہ سے گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو خود monitor کر لیں۔

جناب سپیکر! افسوس اس بات کا ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے چھ ماہ بعد بھی 70 لاکھ روپیہ release نہیں کیا اس کو اگر منسٹر صاحبہ خود monitor کر لیں گی، آپ کا ایڈیشنل سیکرٹری ڈویلپمنٹ اس کو monitor کرلے گا وہاں پر صرف ایک جنریٹر کا issue ہے اور تھوڑا سا کام ہے تو یہ فوراً functional ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں personally اس کو monitor کر رہی ہوں میں بجٹ کا تھوڑا سا clear کرتی جاؤں کہ جب آپ detoxification کا process شروع کرتے ہیں۔

Mr Speaker! you require specialized health which is particularly from internal medicine people, from Psychiatrists because of this اور آپ کو help چاہئے ہوتی ہے کارڈیالوجی اور یورولوجی کے علاج کی detoxification process آپ مختلف organs کو فیل کر سکتے ہیں۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے چیف جسٹس صاحب کے کہنے کی وجہ سے اب ہم نے SIMS کو attach کیا ہے تو میں یہ بات clear کرنا چاہتی ہوں اپنے بھائی صاحب کو کہ جب تک یہ سارا specialized process نہیں ہوگا یہ کہنا کہ ہم detoxify کر سکیں No, it is not possible اس وجہ سے کہ جب آپ کسی کو wean off کرتے ہیں کسی بھی drugs سے تو اُس کے بڑے strong side effects ہوتے اور اُن strong side effects کے لئے آپ کو multiple disciplines کی پوری support چاہئے ہوتی ہے So we have already attached it to SIMS اور انشاءاللہ we will start working on it.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے ہے یہ درست ہے کہ 1997 کے انسداد منشیات ایکٹ کے آرٹیکل 53/52 کے تحت منشیات کے عادی افراد کی رجسٹریشن اور بحالی صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اس ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کی پہلی مرتبہ detoxification کے اخراجات وفاقی حکومت نے برداشت کرنے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی ایکٹ کے تحت منشیات کے عادی افراد کے علاج اور بحالی کے مراکز قائم کرنے کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی ہے۔ جب وفاقی حکومت نے اتنے بڑے اخراجات جو پہلی بار اُس کی detoxification ہوتی ہے وہ کرنے ہیں اور بحالی سنٹر بنانے کی ذمہ داری جو ہے وہ صوبائی حکومتوں کی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اسلام آباد کے اندر وہاں جو منشیات کے عادی افراد

ہوں گے چونکہ پچھلے دنوں شہریار آفریدی نے بھی ایک statement دی تھی کہ وہاں سکول اور کالجز کے 70 فیصد بچے آئس نامی کسی منشیات کے عادی بنتے جا رہے ہیں اور پھر وہاں اسلام آباد میں چرس اور "coceene" کے بھی عادی افراد کافی تعداد میں موجود ہیں تو اسلام آباد کے اندر جب کوئی آئس کا، چرس کا "coceene" کا مریض سامنے آئے گا تو وہاں پر اسلام آباد کے اندر کوئی بحالی سنٹر ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں جو تین categories گن رہا ہوں ان کا علاج کیا وہ پنجاب کے اندر آ کر کرائیں گے حالانکہ وفاقی حکومت بہت سارا پیسا اب اس کے اوپر خرچ کر رہی ہے تو بالخصوص "coceene" کے عادی افراد کی بحالی جو ہے یہ اسلام آباد کے اندر ہو گی یا پنجاب کے اندر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! it's not "coceene" its cocaine اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں دس بار کہنے کو تیار ہوں۔ میری correction کروائیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں بہت شکریہ۔

Order in the House. Let her respond.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں بات کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ سب سے important ہے۔

I can answer for my own government and the work that I am doing here in Punjab.

جناب سپیکر! میں آپ کو دوسری بات بتاتی چلوں کہ اگر انہوں نے مزید اس سوال کے جواب کو پڑھا ہوتا تو پھر ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اس میں چار disciplines ہیں۔ اس میں پرائمری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، کالج ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اور

آبکاری و محصولات ڈیپارٹمنٹ شامل ہیں۔ ہم تمام نے already تین میٹنگز کر لی ہیں where all the Ministers were sitting. You must understand کہ جب آپ ڈرگ کی بات کرتے ہیں تو اس میں سب سے اہم چیز prevention ہوتی ہے کہ ہم کیسے prevent کریں؟ The main sale points are colleges and schools

جناب سپیکر! ہم نے سب سے important کام یہ کیا ہے کہ ہم نے ان کو کہا کہ آپ اپنی strategy خود بنائیں اس کے لئے ٹاسک فورس بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا کام detoxify کرنا ہے جب ایک دفعہ addict detoxify ہو جائے گا تو اس کی rehabilitation کا کام سوشل ڈیپارٹمنٹ کے ذمے لگایا ہے۔ میں تو آپ کو اپنے محکمے کا جواب دے سکتی ہوں اور اگر ضرورت پڑی تو کوئی بات نہیں اسلام آباد کون سا ہندوستان ہے وہاں سے لوگوں کو لے آئیں گے، ان کا treatment کر دیں گے یہ تو اچھی بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

Please this add that "prevention is better than cure."

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر اسلام آباد میں جن کو واقعی بحالی سنٹر میں جانے کی ضرورت ہے تو کیا پنجاب حکومت کا وہاں کوئی بحالی سنٹر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! وہ تو فیڈرل گورنمنٹ کا ہو گا It has nothing to do with the Punjab government. پنجاب گورنمنٹ کا پنجاب میں ہی ہو گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 719 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے حکومتی اقدامات

*719: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند کینسرز خاص طور پر بریسٹ اور سروائیکل کینسر خواتین کی جان کے بڑے دشمن ہیں؟

(ب) کیا بریسٹ کینسر سے آگاہی کے لئے حکومتی اقدام اٹھائے جا رہے ہیں مزید یہ کہ صوبہ کے تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں میں پنک کاؤنٹر (جس میں خواتین کا معائنہ کیا جائے، انہیں خود معائنہ سکھایا جائے اور خود معائنہ کی اہمیت بتائی جائے کا قیام اور میموگرافی کی سہولت فراہم کرنا حکومتی ترجیح میں شامل ہے؟

(ج) کیا حکومت سروائیکل کینسر کی سکریننگ پروگرام (Pap Smear) کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تمام کینسرز بشمول چھاتی اور بچہ دانی کے کینسرز جان لیوا ہو سکتے ہیں۔ تاہم بروقت تشخیص پر ان کا مؤثر علاج بھی ممکن ہے۔

(ب) بریسٹ کینسرز سے آگاہی کے لئے حکومت اقدام اٹھا رہی ہے۔ صوبے کے تمام تدریسی ہسپتالوں میں بریسٹ کلینکس قائم ہیں۔ جہاں رجسٹریشن کاؤنٹر موجود ہیں۔ جہاں روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 70-80 بریسٹ سے متعلقہ مریضوں کا سینئر ڈاکٹر معائنہ کرتی ہیں اور مریضوں کو خود معائنہ کرنے کا طریقہ بتایا جاتا ہے۔ بریسٹ کینسرز سے متعلق آگاہی واکس اور لیکچرز دیئے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان تدریسی ہسپتالوں میں میموگرافی کی سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ ان ہسپتالوں میں سروائیکل کینسر کے لئے Pap Smear سکریننگ کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ تاہم وہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جو کہ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ماتحت ہیں ان میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں قائم کردہ ٹیکنیکل ورکنگ گروپ برائے Non-Communicable Diseases (NCD) اپنی سفارشات مرتب

کر رہی ہے۔ جن کی روشنی میں ان ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں متعلقہ سہولیات مرحلہ وار فراہم کر دی جائیں گی۔

(ج) یہ سہولت پہلے سے ہی تدریسی ہسپتالوں میں مہیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال breast cancer اور cervical cancer کی prevention کے لئے پوچھا تھا۔ مجھے جواب تو ماشاء اللہ ٹھیک مل گیا but I want to ask کہ جب ہمیں یہ پتا لگ گیا ہے کہ بروقت تشخیص ہی ہمارا مؤثر علاج ہے اور ہمارے تشخیص کے طریق کار میں میمو گرافی اور self-examination ہے۔ ہم self-examination کو BHU میں بھی سکھا سکتے ہیں اور RHC میں بھی کر سکتے ہیں۔ کیا ہمیں اس کو وہاں نہیں لے کر جانا چاہئے؟ میمو گرافی ہر ڈی ایچ کیو میں بھی نہیں ہے۔ اس سے جتنی آبادی متاثر ہو رہی ہے تو کیا اس کو ہر ٹی ایچ کیو پر نہیں ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ شاہینہ کریم نے جو سوال پوچھا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت important ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، یہ بہت اہم ہے۔

Breast Cancer is one of the leading causes of death of women in Pakistan along with the Cervical Cancer. Cervical Cancer, comparatively, at the moment, is still very rare.

جناب سپیکر! جہاں تک ان کی screening کا part ہے۔ میں بتانا یہ چاہتی ہوں کہ along with mammography ایک اور طریقہ ہے جس کو ultrasonography کہتے ہیں۔ Breast ultrasonography is now the marked way of picking up early elusions آپ الٹرا ساؤنڈ پر بھی allusions pick کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب جو follow protocol ہوتا ہے پہلے آپ الٹرا ساؤنڈ کرتے ہیں اگر آپ allusions pick کرلیتے ہیں تو پھر آپ اس کی mammography کرواتے ہیں اس لئے میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں کہ اب ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو کے level پر ultrasound machines are already available. جو important چیز ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں خواتین میں awareness create کرنی ہے کہ ان کو self-examination کا طریقہ آنا چاہئے اور اگر ان کو گلٹی محسوس ہو تو they should immediately refer themselves to the hospital اور پہلا step الٹرا ساؤنڈ کا ہوگا اور دوسرے step پر میمو گرافی ہو کر confirm کیا جاتا ہے۔ Biopsy کے علاوہ کوئی اور طریقہ نہیں ہے کہ ہم اس کو confirm کریں۔

> Therefore biopsy has to be done by a surgeon. Therefore, it is extremely important that it has to be done under surgical procedure.

جناب سپیکر! جہاں تک Pap Smear کا تعلق ہے میں بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہم نے cervical cancer کی already vaccination شروع کر دی ہے۔ Cervical cancer کے لئے vaccine آگئی ہے کیونکہ we are now trying to now vaccinate against Human Papilloma virus اور اب Tertiary Care Hospitals میں یہ vaccine استعمال ہو رہی ہے۔ ہم اس کو زیادہ استعمال کریں گے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ we are doing everything on it. ان کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ ہمارے دیہی علاقے میں بہت بڑی آبادی رہتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتی ہوں کہ ہم دیہی علاقے کی آبادی کے لئے بہتر سے بہتر سہولتیں دینے لگے ہیں۔ اس وقت تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی revamping ہو رہی ہے اس میں ہم ensure کریں گے کہ اگر ڈی ایچ کیو میں CT Scan is available now انشاءاللہ اگر ایسی ضرورت پڑی تو وہاں سٹی سکین بھی ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ Pap Smear جو cervical screening کا ٹیسٹ ہے اس میں ہم انٹر نیشنل سٹینڈرڈ سے کتنا پیچھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ہم کافی حد تک انٹر نیشنل سٹینڈرڈ کے ساتھ ہیں۔ میں آپ کو بتاتی جاؤں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! Are you sure?

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I am telling you with full reassurance because for a simple reason

کہ آپ کا جو protocols of treatment ہے وہ آپ کے تمام ڈاکٹروں کو پڑھایا جاتا ہے، سارے postgraduate surgeons کو پڑھایا جاتا ہے، تمام Oncology کے یونٹس میں they all know how to use that protocol اس وقت پاکستان میں بریسٹ کینسر کا علاج ہر Oncology Unit کر رہی ہے with proper protocol جو protocol دنیا میں کہیں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جب آپ بریسٹ کینسر کا علاج کرتے ہیں تو protocol ہوتا ہے وہ protocol can be followed by any trained surgeon and a trained oncologist. اور وہ ہمارے پاس available ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو cervical cancer ہے جس کی vaccine internationally بھی mandatory کر دی گئی ہے خاص طور پر unmarried بچیوں کے لئے۔ ابھی منسٹر صاحبہ نے کہا کہ وہ تمام Tertiary Cares میں موجود ہے میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہ free of cost مہیا کی جاتی ہے؟

جناب سپیکر! دوسری بات یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سکول اور کالج کے level پر کوئی ایسی تجویز زیر عمل ہے کہ تمام بچیوں کی cervical cancer کی vaccination mandatory کر دی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I just like to say that pre-disposable factors of cervical cancer or the factors that result in it, comparatively

جناب سپیکر! پاکستان میں ان کا بہت کم rate ہے۔ جہاں تک vaccination کا تعلق ہے انہوں نے بڑی اچھی تجویز دی ہے We will float this idea. Cervical cancer پر ایک ٹاسک فورس بنی ہوئی ہے۔ ان کے سامنے ہم یہ float کر دیں گے We will take recommendation from them اگر وہ کہیں گے تو انشاءاللہ because we need to have technical recommendation on it. اگر وہ کہیں تو We will start giving vaccines to the young ladies also.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ آئیڈیا مجھے قطعی طور پر سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تعداد بڑھ جائے گی تو پھر ہم کریں گے۔ جب ہماری بہت ساری بچیاں اس کینسر میں مبتلا ہو جائیں گی تو کیا پھر یہ اُس وقت ہو گا؟ میں نے بھی ایک ریسرچ پڑھی ہے۔ بہت ساری جگہوں پر خاص طور پر ایشیا کے جتنے بھی under developed countries میں ایک threat دی جا رہی ہے اور محسوس

کیا جا رہا ہے کہ cervical cancer بہت ساری کھاد اور دوسری چیزوں کی وجہ سے بڑھ رہی ہے اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ حفاظتی اقدامات کے طور پر اگر اس cervical cancer کو ابھی سے کیونکہ اب بریسٹ کینسر بہت بڑھ گیا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ اگر cervical cancer کی vaccination موجود ہے، میں نے اپنی بیٹی کو vaccination کرادی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ تمام ماؤں، بیٹیوں کو اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ تمام بچیوں کے لئے cervical cancer کی vaccination free of cost ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ بہت important ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! We've heard that

میں نے یہی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کی good suggestion ہے۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I never disagreed. I said I will go back. I will go and get an opinion on it. This is all very technical.

جناب سپیکر! میں نے کب disagree کیا ہے؟ We will have to find out how can we organize it for all the girls. We will work on it. میں ان کو پوری تسلی دے رہی ہوں کہ we will start working on it from today.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! ان کی بہت positive تجویز ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 749 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***749: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ ضلع سرگودھا کب بنایا گیا تھا؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں اور ان پر کب تک تعیناتی ہو گی؟

(ج) اس ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، کتنی چالو حالت میں اور کون کون سی کب سے خراب پڑی ہے اور کس کس مشینری کی مزید ضرورت ہے؟

(د) کیا حکومت اس ٹی ایچ کیو ہسپتال میں خالی اسامیاں پُر کرنے اور دیگر ضروری سہولیات مع مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال بھیرہ ضلع سرگودھا کو مورخہ 01-07-2015 کو 40 بیڈز کا تحصیل ہیڈکوارٹر کا درجہ ملا۔

(ب) اس وقت ہسپتال بھیرہ منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 146 ہے جن میں 61 پُر ہیں اور 85 خالی ہیں مزید برآں ہر منگل کو ایڈہاک ڈاکٹرز کے واک ان انٹرویو کے تحت بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی اہل اُمیدوار دستیاب ہوں گے تعینات کر دیئے جائیں گے۔ جلد ہی ڈاکٹرز کی کمی پوری ہو جائے گی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال میں ضروری طبی مشینری موجود ہے ایکسرے، ڈینٹل یونٹ، انیستھزیا مشین، ای سی جی مشین،، الٹراساونڈ مشین، کیمسٹری اینالائزر لیبارٹری چالو حالت میں ہے۔ جو مشینری درکار ہے اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے "Revamping of THQ Bhera Sargodha" کے نام سے ایک سکیم منظور کی ہے جس کی کل مالیت 20.9 کڑور (209 ملین) ہے جس میں سے تقریباً 5 کڑور (49.5 ملین) کے آلات میڈیکل اور نان میڈیکل شامل ہے۔ جن کی تفصیل (الف) پر موجود ہے مزید بر آں مختلف آلات جن کی تفصیل (ب) پر موجود ہے۔ ہسپتال کو فراہم کر دی ہے۔ حکومت پنجاب باقی کے آلات اگلے مالی سال میں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ب) میں منسٹر صاحبہ نے جواب دیا ہے کہ اس وقت بھیرہ ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 146 ہے جن میں سے 61 پُر ہیں اور 85 خالی ہیں۔ مزید بر آں ہر منگل کو ایڈہاک ڈاکٹرز کے واک ان انٹرویو کے تحت بھرتی جاری ہے۔ جیسے ہی اہل امیدوار دستیاب ہوں گے تعینات کر دیئے جائیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ ضمنی سوال کر لیں کیونکہ یہ taken as read ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! دوسری لائن میں ہے کہ کچھ ایسے ڈاکٹرز ہیں جو اپنا واک ان انٹرویو دے رہے ہیں لیکن جو ہمارے سرگودھا کے متعلقہ سی او صاحب ہیں وہ اس کو فائل پر نہیں آنے دے رہے ہیں۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ تین چار دفعہ وہ ڈاکٹر جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے اہم بات یہ ہے کہ Paeds اور گائناکالوجسٹ، جو تحصیل بھیرہ کے بچے پیدا ہو رہے ہیں ان کو LHVs اور midwives handle کر رہی ہیں۔ آپ نے اپنے hundred days کے پلان میں بھی یہ چیز دی تھی اس لئے ہمیں بتائیں کہ گائناکالوجسٹ اور Paeds کی ڈاکٹر جن کی تین تین اسامیاں خالی ہیں کیا یہ ان کے لئے مہربانی کر سکتی ہیں اور کب تک؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے بڑا detailed answer دیا ہوا ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے ضرور پڑھ لیا ہو گا۔ اس کے اندر جو ٹوٹل منظور شدہ اسامیاں ہیں وہ 146 ہیں اور میں یہ بتانے لگی ہوں کہ اس میں 61 ڈاکٹرز already کام کر رہے ہیں اور باقی تعینات کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پوری تسلی سے ان کو کہہ رہی ہوں اور ہم ہر طریقے سے کوشش کر رہے ہیں کہ ڈاکٹرز تعینات ہو جائیں۔ یہاں پر problem یہ ہوتا ہے کہ کچھ ڈاکٹرز جن کو ابھی according to the Public Service Commission لیا ہے جو کہ میڈیکل آفیسرز ہیں ان میں سے بہت سارے بچوں نے پارٹ۔I کا exam دیا ہوا ہے جب انہوں نے پارٹ ون کا امتحان دیا ہوا ہے تو ان کی پارٹ۔II کی training کے لئے They have to be attached to teaching Hospitals. جب ہم نے ان کو teaching Hospital میں repatriate کیا تو جو خالی اسامیاں ہیں ہم ان کے لئے walk in interview کر رہے ہیں اور ہم next advertisement بھی دے رہے ہیں تاکہ آپ کے ڈاکٹرز کی تعیناتی مکمل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ کتنے دن میں مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! in the next two month میں مکمل کر دیں گے۔ ان کو بھی پتا ہے کہ اس وقت ڈاکٹر بھی چلا گیا ہے، آپ ان سے پوچھیں کہ آپ کے بھیرہ کے ہسپتال میں ڈاکٹرز آ گئے ہیں یا نہیں آئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ two month کی assurance دے رہی ہیں۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I assure you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے on the floor of the House assurance دی ہے۔ انشاءاللہ we will make sure کہ آپ کے ڈاکٹرز پورے ہو جائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دوسرا ضمنی سوال۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے معزز وزیر صاحبہ کو جو ہماری X-Ray dental unit machinery کے بارے میں بتایا ہے اس میں سب سے important چیز یہ ہے کہ ہماری وہاں سرجری ہو رہی ہیں لیکن اس کی انیستھیزیا مشین کام نہیں کر رہی تو kindly ایک تو انہوں نے آپ کو جواب بالکل غلط دیا ہے کیونکہ last time سیکرٹری صحت وہاں پر visit کر کے گئے تھے تو انہوں نے خود اس چیز پر احتجاج کیا تھا کہ آپ کی انیستھیزیا مشین کام ہی نہیں کر رہی چونکہ میرے بڑے بھائی last term میں منسٹر تھے تو آپ نے جو revamping والا بیان دیا ہے وہ اس گورنمنٹ کا نہیں ہے بلکہ وہ ہماری last government کا ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ تحصیل بھیرہ میں اس کی مشینری بھی ٹوٹل آچکی ہوئی ہے تو kindly میری آپ سے یہ request ہے کہ ہم نے اس ساری مشینری کو لگا کر استعمال کرنا ہے یا کیا وہ ساری مشینری ڈاکٹر کی غیر موجودگی میں ان boxes کے اندر ہی رہے گی؟ kindly اس پر کچھ کریں تو I shall be very grateful to you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ! This is very important.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! Most of the machinery is already sent

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو دیکھ لیں اور وہاں مشینری کو functional کرا دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہاں already functional ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! مشینری تو تب functional ہو گی، جیسے اس Chair پر معزز سپیکر صاحب تب بیٹھیں گے جب سپیکر صاحب موجود ہوں گے تو Chair کون کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک، آپ نے بہت سمجھداری کی بات ہے۔ (قہقہے)

Any way آپ کوشش کریں کہ ان کے تحفظات دور ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ جہاں تک anesthetist کا تعلق ہے یہ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے اندر anesthetist کی کمی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پچھلی دفعہ بھی یہی بات detail میں کی تھی۔ ہم anesthetist کے لئے نیا packge لے کر آرہے ہیں۔ انیستھیزیا مشین جو اب نئی ہیں اور وہ expensive بھی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ proper trained anesthetist سے پہلے اس کو کوئی handle نہ کرے تاکہ وہ مشینری خراب نہ ہو۔

جناب سپیکر! اس وقت میں آپ کو بتاتی ہوں کہ 348 ڈاکٹرز نے اپنی grievances پیش کی تھیں کہ ہمارے لئے BHU میں کام کرنا مشکل ہے۔ اس وقت ہم نے ان سب کو teaching Hospital کے ساتھ attach کر دیا ہے تاکہ وہ انیستھیزیا پر trained ہوں اور اس کے علاوہ 152 ڈاکٹرز who have already taken the training اور ہم ان کو اس کام کے لئے بھجوا رہے ہیں انشاءاللہ I assure you within the next couple of days ہو جائے گا یعنی میں دو دن کا کہہ رہی ہوں اور I am not taking about months.

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! Are you satisfied now?

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! Couple of days means forty eight hours.

میری تو بڑی بہن بھی ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس طرح کریں کہ آپ جمعہ کو مجھے مل لیجئے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! Couple of days.

MR SOHAIB AHMAD MALIK: Mr Speaker! and the couple of months you are going to appoint the gynecologist doctors.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! دیکھیں! میں آپ کو ایک important چیز بتا دیتی ہوں it is not appointing a

ہم یہ پوری کوشش کر رہے gynecologist, a gynecologist cannot work 24/7
ہیں کہ جن ڈاکٹرز نے کام کرنا ہے اس کے ساتھ چار چار کے گروپ میڈیکل آفیسرز attach
کر رہے ہیں کیونکہ وہ ڈاکٹرز انسان ہیں اور حیوان تو نہیں ہیں کہ آپ ان سے 24 گھنٹے کام کرائیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Shaib! We will see your reservations.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): میں آپ کو روسٹر دے دوں گی۔ آپ کو تو روسٹر کی سمجھ ہے کیونکہ آپ کے گھر والے تو ہسپتال چلاتے ہیں۔ You know and I give you rooster.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جو آخر میں جواب دیا ہے کہ revamping of THQ بھیرہ سرگودھا کے نام سے سکیم منظور کی ہے تو وہ آپ کو غلط advise کر رہے ہیں۔ میری معزز وزیر صاحبہ سے request ہے کہ یہ سکیم last government میں منظور ہوئی تھی kindly اس کو دیکھیں۔۔۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں کب انکار کر رہی ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! 19-2018 میں اس کو کتنا بجٹ دیں گے۔ kindly وہ بتا دیں؟ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اس کے لئے fresh question دیں۔ So that اس میں details آجائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں revamping کے حوالے سے کہوں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بس ہو گیا۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ PPSC کے ذریعے جو ڈاکٹرز THQ یا DHQ میں appoint کئے جا رہے ہیں وہ وہاں جا کر دو سال کی long leave لیتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں تو اس کی وجہ سے وہاں پر کام disturb ہوتا ہے، جو وہاں پر adhoc base پر ڈاکٹرز لگے ہوئے ہیں وہ بھی replace ہو جاتے ہیں اور آگے سے تین تین، چار چار مہینے تک نئے ایڈہاک ڈاکٹرز نہیں بھجوائے جا رہے تو kindly منسٹر صاحبہ اس کو دیکھیں اور کوشش کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اس کے relevant نہیں ہے۔ آپ کا point بہت اہم ہے۔ میں ذرا گزارش کروں کہ یہ ہر جگہ پر ایسے ہوتا ہے، ڈاکٹرز آتے ہیں اور وہ ٹرانسفر کرا کر کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ This is very important. They should make a policy on it.

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال کریں۔ آپ تجویز دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ PPSC کے through جو ڈاکٹرز وہاں پر جاتے ہیں اور جب یہ ان کو long leave دیتے ہیں تو kindly یا تو ان کو یہیں سے long leave دے دی جائے تا کہ وہاں پر موجود ایڈہاک ڈاکٹرز disturb نہ ہوں۔

جناب سپیکر! میری یہ request اور تجویز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 775 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*775: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی 50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً8ہزار کے قریب مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ1995میں شیخ زید میڈیکل کالج کا قیام عمل میں آیا تو سول ہسپتال رحیم یار خان المعروف شیخ زید ہسپتال کو شیخ زید میڈیکل کالج و ہسپتال میں ضم کر دیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ23سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال رحیم یار خان نہ بن سکا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک بہاولپور کی طرح رحیم یار خان میں بھی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی 50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ہ) شیخ زید ہسپتال تقریباً954بیڈز پر مشتمل ہے۔ابھی تک کوئی سکیم ڈی ایچ کیو ہسپتال کے لئے منظور نہ ہوئی ہے۔تاہم پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی فزیبلٹی رپورٹ پر کام شروع کر دیا ہے اور حتمی فیصلہ فزیبلٹی رپورٹ آنے کے بعد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!جز(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے اور مجھے جواب یہ دیا گیا ہے کہ جی،ہاں یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کی50لاکھ کی آبادی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہ ہے تو میرا معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ ایک ایسا ضلع جو چار تحصیلوں پر مشتمل ہو،48 square kilometerکلو میٹر اس کاcovered areaہو،164یونین کونسلز پر مشتمل ہو اور سات میونسپل کمیٹیز پر مشتمل جو ضلع ہو تو کیا ہم اس وجہ سے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے محروم ہیں کیونکہ ہمارا تعلق جنوبی پنجاب سے ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے خیال میں یہ ضلع کافی عرصہ سے موجود ہے،یہ پچھلے چھ مہینے سے تو نہیں بنا اور ہم نے آتے ہی پہلا یہ کام کیا کہ وہاں پر جو ڈاکٹرز کم تھے ہم نے ان سارے ڈاکٹروں کو بھجوانے کی پوری کوشش کی۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بتاتی چلی جاؤں کہ میں آج سے تین دن پہلے رحیم یار خان میں تھی اور سارا ہسپتال دیکھنے کے بعد ہم نے وہاںannounceکر دیا ہے کہ شیخ زید-IIہسپتال بنے گا۔

جناب سپیکر!یہ میں اس وجہ سے بتا رہی ہوں کہ وہاں80ایکڑ جگہ موجود ہے جہاں ہم ایک نیا ہسپتال بنانے جا رہے ہیں اور میں نے ان کو کہا کہ آپ ہمیںPC-Iبھجوا دیجئے۔I realize کہ وہاں بلوچستان اور اپر سندھ کے بھی مریض آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بیس فیصد مریض آتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی ہاں! میں نے ان سے یہی کہا کہ آپ مہربانی کرکے PC-I تیار کر لیجئے، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر والوں کو already کہہ دیا ہے کہ آپ جگہ ڈھونڈنا شروع کر دیں تاکہ allocation کرکے کسی ہائی وے کے قریب ہسپتال بنائیں گے تاکہ وہ ڈی ایچ کیو کے ساتھ ٹراما کے معاملات کا خیال بھی کر سکے۔ So we have already announce that.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز ہیلتھ منسٹر صاحبہ کے بارے میں میں نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ

Mr Speaker! We know that she is a woman who has all the expertise to serve in this department.

MR DEPUTY SPEAKER: She is very hardworking.

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں روزانہ تقریباً 8 ہزار کے قریب مریض علاج معالجے کے لئے آتے ہیں؟ اور جواب تھا کہ جی، ہاں آتے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک proposal report منسٹری کو submit کی گئی ہے جو کہ میڈم فرما رہی تھیں۔ اس میں ایک 20 ایکڑ کی لینڈ شہباز پور locality میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں شہباز پور کو stress اس وجہ سے کر رہا ہوں کیونکہ وہ آپ کا اور میرا ملحقہ علاقہ ہے اور ڈسٹرکٹ رحیم یار خان پر جو patient load ہے وہ outside districts چالیس فیصد سے زیادہ ہے۔ خصوصی طور پر راجن پور، کشمور، گھوٹکی اور ڈیرہ بگٹی سے مریضوں کا pressure ہے۔ ہماری طرف سے ایک request forward کی گئی ہے کہ شہباز پور میں جو 20 ایکڑ محکمہ اوقاف کی لینڈ ہے اگر معزز ہیلتھ صاحبہ consider کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! اوقاف والے زمین نہیں دیں گے ان کے تو پہلے بھی بہت زیادہ مسئلے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہم ان سے بھی request کر لیں گے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ہو سکے تو it is possible

جناب ڈپٹی سپیکر:سید عثمان محمود!ماشاء اللہ آپ کے پاس بہت زمین ہے آپ کچھ زمین دے دیں۔

سید عثمان محمود:جناب سپیکر!میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ مجھ سے جتنی زمین چاہیے میں دیتا ہوں۔میرے پاس آئیں جتنی زمین چاہئے میں دیتا ہوں وہاں ہسپتال بنا دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ نے on the floor of the House بات کی ہے۔

سید عثمان محمود:جناب سپیکر!میں ایک اور بات کی وضاحت کر دوں کہ محترمہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ ضلع رحیم یار خان گئی ہیں اور وہاں پر محمود سٹیڈیم دیکھ کر آئی ہیں وہ زمین بھی ہم نے donate کی تھی، شیخ زید ہسپتال بنا اس کے لئے بھی ہم نے زمین donate کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چلیں ابھی بھی donate کر دیں۔

سید عثمان محمود:جناب سپیکر!رحیم یار خان کی تاریخ میں جتنی بھی اینٹیں لگی ہوئی نظر آئیں گی ان میں ہمارے گھرانے کی خدمات نظر آئیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چلیں،ابھی بھی کوئی بیس پچیس ایکڑ donate کر دیں۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!اتنی بھی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چلیں جی،دس ایکڑ کر دیں۔

سید عثمان محمود:جناب سپیکر!دس نہیں بلکہ پندرہ ایکڑ زمین حاضر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Syed Usman Mehmood Shaib! I appreciate.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!سید عثمان محمود میرے چھوٹے بھائی ہیں یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ رحیم یار خان پر بہت pressure ہے راجن پور اور کشمور سے بھی مریض آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سید عثمان محمود!بھائی نہیں بلکہ مجھ سے بھی عمر میں بہت چھوٹے ہیں۔آپ انہیں اپنا بیٹا کہیں۔آپ نے مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا ہے تو ان کو بھی اپنا بیٹا بنائیں چونکہ وہ تو مجھ سے بھی دس سال چھوٹے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! دراصل ہم اپوزیشن والوں کو اپنا بڑا ہی سمجھتے ہیں۔میں آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ keeping this point in view ان کے پاس راجن پور کا بھی بہت بڑا pressure آتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہم نے already راجن پور میں 200 bedded hospital announce کر دیا ہے اورانشاء اللہ اس پر جلد از جلد کام شروع کرنے لگے ہیں۔ معزز ممبر سید عثمان محمود بالکل صحیح فرمارہے ہیں میں ان کی کسی بات سے disagree نہیں کر رہی لیکن ہم اس پر کام کر رہے ہیں آپ فکر نہ کریں آپ ہمیں جتنی زمین دیں گے ہم اس پر ہسپتال بنائیں گے اور جو پہلے ہے وہ بھی بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود ہسپتال کے لئے پندرہ ایکڑ زمین دے رہے ہیں۔سید عثمان محمود آپ پندرہ ایکڑ زمین دے رہے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! زمین کی commitment ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ادھر سے فارغ ہو کر میرے آفس میں تشریف لائیں وہاں بیٹھ کر آپ سے agreement کرتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آپ جمال دین والی کے پٹواری کو طلب کر لیں اور معزز وزیر صاحبہ کو بھی بلالیں تو میں زمین کا انتقال دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپنے سٹاف سے کہہ کر agreement تیار کروار ہا ہوں۔منسٹر صاحبہ! آپ بھی بطور گواہ آجائیں۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے request کرتا ہوں جیسے معزز ممبر سید عثمان محمود نے بتایا ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے ہسپتال میں صرف ضلع رحیم یار خان کے مریض نہیں ہیں بلکہ بلوچستان اور صوبہ سندھ سے بھی آتے ہیں کیونکہ سندھ میں اوباڑو سے لے کر حیدر آباد کے درمیان کوئی بڑا ہسپتال نہیں ہے اس لئے اس کا تقریباً 35 فیصد pressure ہمارے شیخ زید ہسپتال پر ہیں۔اس کے ساتھ ہی next تحصیل صادق آباد ہے جہاں ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے وہ پچھلے عرصے میں پورے پنجاب میں پہلے نمبر پر آتا رہا ہے لیکن بد قسمتی یہ

ہے کہ اس وقت وہاں کوئی میڈیسن نہیں ہے۔انہوں نے ADP میں پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں لیکن بجٹ release نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس کانوٹس لیں۔ It is very important

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کروں گا کہ وہاں کارڈیالوجی سنٹر بیس بیڈ کے ہسپتال کی بلڈنگ مکمل ہے، ADP میں اس کے پیسے بھی رکھے ہوئے ہیں لیکن وہ release نہیں ہوئے لہٰذا مہربانی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! بالکل صادق آباد کی بہت آبادی ہے That is very important آپ کوشش کریں اور آج ان سے رپورٹ لے لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ پہلے زمین دے دیں اس کے بعد سوال جواب کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! زمین آپ سے پیاری نہیں ہے۔ میں نے زمین دے دی ہے۔ میں میڈم منسٹر صاحبہ سے ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ میاں شفیع محمد پی ٹی آئی کے ہی منتخب ایم پی اے ہیں انہوں نے ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے request کی تھی کہ

Rahim Yar Khan is lacking vaccines for anti-venom and anti-rabies

اگر محترمہ مہربانی فرما کر

If you could get the vaccines delivered to Rahim Yar Khan, thank you.

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اگر میں اپنا موبائل اندر لے آتی تو میاں شفیع محمد نے جو مجھے شکریہ کا پیغام بھیجا ہے وہ آپ کو دکھا سکتی جس we have already airlifted thirty thousand doses

جنوبی پنجاب کے علاقے میں fifteen thousand doses میں distribute کی ہیں۔اس وقت message چل رہا ہے اور ٹکر بھی چل رہے ہیں کہ anti-rabies and anti-snake venom کی میڈیسن

Will be available at DHQ THQ and all over south of Punjab we have ensured that.

MR DEPUTY SPEAKER: Well done.

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چودھری مظہر اقبال بہت زیادہ سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!میں صرف ایک سوال پوچھنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،لیکن only one question چونکہ بہت زیادہ ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!صرف ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:چلیں،آپ ایک سوال پوچھ لیں۔

چودھری مظہر اقبال:جناب سپیکر!ابھی ذکر ہو رہا تھا کہ رحیم یار خان نہ صرف پنجاب بلکہ سندھ اور بلوچستان کے مریضوں کو بھی cater کرتا ہے اور وہاں پر زیادہ load ان مریضوں کا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ پنجاب پر دوسرے صوبوں کا جو یہ extra burden ہے کیا اس میں ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے معاونت نہیں لینا چاہئے کہ بارڈر پر منسٹر آف ہیلتھ ریگولیشن کے تحت جو ہسپتال ہیں جیسے ہم نے شیخ زید لاہور کو دے دیا ہے اسی طرح کراچی میں بھی ان کے ہسپتال انہیں واپس کئے ہیں۔بجائے اس کے کہ پنجاب حکومت پر وہ سارا extra burden پڑے وہاں بارڈر پر ان کی معاونت اور financial aid نہیں لے سکتے۔ہم ان کے تعاون سے ہسپتال بنائیں تاکہ وہ سارے صوبوں کو cater کر سکیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think Punjab Health Ministry should write a letter to Balochistan and Sindh.

اگر ان کے ایریاز میں بہتر سہولیات ہو جائیں گی تو ادھر لوڈ کم ہو جائے گا اور پنجاب کے لوگوں کو زیادہ سہولت ملے گیthis is very relevantاگر آپ ان سے کوئی بات کر لیں تو بہتر ہو گا۔

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I will do it.

جناب منیب الحق: جناب سپیکر! میرا تعلق اوکاڑہ سے ہے۔ وہاں بھیsame یہیproblem ہے وہاں پر بھی گزشتہ چھ ماہ سےvaccines available نہیں ہے اور یہ گورنمنٹ ہی سپلائی کرتی ہے لیکن ابھی تک ڈی ایچ کیو ہسپتال اوکاڑہ میں یہavailable نہیں ہے لہٰذا منسٹر صاحبہ اس بارے بتا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! معزز ممبر بتا رہے ہیں کہ اوکاڑہ میںanti-venom and anti-rabies vaccines نہیں ہیں لہٰذا آپ اس معاملے کو دیکھ لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقتThirty thousand doses were obtained

MR DEPUTY SPEAKER: All over the Punjab?

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی،all over Punjab پندرہ ہزارdoses جنوبی پنجاب میں بھیجی گئیں۔They are available in all the DHQs and all the THQs ہم بار بار لوگوں کو اس لئے کہہ رہے ہیں کہ کسی اور جگہ نہ جائے بلکہ یہ ویکسینیشنDHQs اورTHQs پرavailable ہوں گی۔ اگر خدانخواستہ کسی مریض کو کوئیproblem ہو تو 080099000 پر فوری طور پر رپورٹ کریں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ:

We ensure that they will get the vaccine.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منیب الحق! آپ دیکھ لیں اگر نہیں تو پھر بتائیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد جاوید کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سوال نمبر 779 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور کڈنی سنٹر، آرتھوپیڈک وارڈ میں مشینری اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***779: جناب محمد ارشد جاوید:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے کڈنی سنٹر کی بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی؟

(ب) کیا کڈنی سنٹر / آرتھوپیڈک وارڈ میں مشینری اور سٹاف تعینات کر دیا گیا ہے اگر نہیں کیا گیا تو کب تک کیا جائے گا کیونکہ یہ علاقہ چولستان میں فعال کرتا ہے اور زیر زمین پانی کڑوا ہے جس کی وجہ سے کڈنی کے مریض بہت زیادہ ہیں؟

(ج) حکومت کب تک تمام سہولیات / ڈاکٹرز و دیگر خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈائیلسز کی بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی۔

(ب) کڈنی سنٹر / آرتھوپیڈک وارڈ کی سکیم پاس کی گئی ہے جو کہ Revamping Programme Phase-II میں شامل ہے۔ تاہم محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس ہسپتال میں جدید میشنری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital Khanpur کے نام سے سکیم پاس کی گئی ہے جس کی کل مالیت

238.496 ملین ہے۔اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی جن کی مالیت5.250 ملین ہے اور اس کے ساتھ ہی آرتھوپیڈک وارڈ کے equipment جن کی مالیت0.276 ملین ہے۔

(ج) حکومت2019 میں تمام سہولیات فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور ضلع رحیم یار خان کی سال2013 میں کڈنی سنٹر کی بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی لیکن وہاں ڈائیلسز کی مشینیں نہیں دی گئیں۔ محکمے نے جواب میں بھی تسلیم کیا ہے کہ 2013 میں 35 لاکھ روپے کی لاگت سے ڈائیلسز بلڈنگ اور آرتھوپیڈک وارڈ کی تعمیر ہوئی تھی۔ کڈنی سنٹر / آرتھوپیڈک وارڈ کی سکیم پاس کی گئی ہے جو کہ Revamping Programme Phase-II میں شامل ہے۔

جناب سپیکر! تاہم محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ نے اس ہسپتال میں جدید مشینری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital Khan Pur کے نام سے سکیم پاس کی ہے جس کی کل مالیت 238.496 ملین ہے۔اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی جن کی مالیت5.250 ملین ہے اور اس کے ساتھ ہی آرتھوپیڈک وارڈ کے equipment جن کی مالیت0.276 ملین ہے۔

جناب سپیکر! حکومت2019 میں تمام سہولیات فراہم کرنے اور خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہماری تحصیل خانپور سارا چولستان کا ایریا ہے یہاں پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے کڈنی کے بے تحاشا مریض ہیں۔ محکمے نے کہا ہے کہ یہ 2019 میں مکمل ہو جائے گا کیا منسٹر صاحبہ اس کے لئے کوئی تاریخ بتا دیں گی؟

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ جنوبی پنجاب کی اس پسماندہ تحصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور میں علاج معالجہ کی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ desert areas کے سارے مریض بھی اسی ہسپتال میں علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اس ہسپتال کا visit کر کے آئی ہوں اور معزز ممبر بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ سال 2013 میں اس ہسپتال کی عمارت مکمل ہوئی تھی لیکن پانچ سال تک وہاں پر کچھ مہیا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہم آئندہ دسمبر 2019 تک اس ہسپتال کو چالو کر دیں گے۔ آپ نے پہلے پانچ سال انتظار کیا ہے اور اب صرف چھ ماہ مزید انتظار کر لیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ چھ ماہ کے اندر اس ہسپتال میں علاج معالجہ کی تمام سہولتیں مہیا کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد جاوید! جہاں آپ نے پانچ سال انتظار کیا ہے وہاں چھ ماہ مزید انتظار کر لیں۔ منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House commit کیا ہے کہ وہ دسمبر 2019 تک اس ہسپتال کو functional کروا دیں گی۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! میں وزیر صاحبہ کی طرف سے تسلی دینے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہماری تحصیل خان پور میں آوارہ کتّے کے کاٹنے کے دو واقعات ہو چکے ہیں اور جس کی وجہ سے دو بچوں کی اموات بھی ہو چکی ہیں۔ جب لوگ ہسپتال میں جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اس کی vaccine موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی منسٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ آج پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں anti-rabies vaccine کی 30 ہزار doses مہیا کر دی گئی ہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب سپیکر! اللہ کرے کہ یہ anti-rabies vaccine ہمارے خان پور ہسپتال میں بھی پہنچ جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم انشاءاللہ تعالیٰ make sure کریں گے کہ تحصیل خان پور کے ہسپتال میں بھی یہ anti-rabies vaccine پہنچ جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اسمبلی قواعد کے مطابق کسی ممبر کے دو سے زیادہ سوالات ایک دن میں نہیں آسکتے جبکہ محترمہ شاہینہ کریم کے آج تین سوالات آئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان اصل میں ان کا ایک سوال پچھلے ایجنڈے سے pending کیا گیا تھا جو کہ آج کے سوالات میں شامل ہے۔اگلا سوال محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سوال نمبر 791 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*791: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ادویات خریدنے کی کیا پالیسی ہے؟

(ب) کیا اس پالیسی میں کسی بورڈ کی تشکیل شامل ہے جس میں اچھی شہرت کے حامل لوکل ڈاکٹرز اور ایم پی اے شامل ہوں؟

(ج) اگر اس طرح کی کوئی پالیسی نہیں تو کیا محکمہ ایسا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری پیپرا رولز 2014 کے تحت کی جاتی ہے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے ذیلی ہسپتالوں کو جو کہ دی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت خود مختار ادارے ہیں کو بجٹ مختص کرتا ہے اور تمام ادارے اپنے بجٹ اور ضرورت کے مطابق ادویات کی خریداری پیپرا رولز کے تحت کرتے ہیں۔

ہر ادارہ / ہسپتال پیپرا قانون کے تحت اپنے تئیں مختلف کمیٹیوں کا نوٹیفکیشن کرتا ہے۔ ان کمیٹیوں میں اس ادارے سے تعلق رکھنے والے متعلقہ ماہرین شامل کئے جاتے ہیں

(ب) حکومت سرکاری ہسپتالوں / اداروں کی کارکردگی کی نگرانی کے لئے دی پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت بورڈ آف مینجمنٹ / انتظامی کمیٹیوں کی تشکیل کرتی ہے جس میں صحت اور انتظامی امور کا تجربہ رکھنے والے سرکاری اور نجی شعبے کے ماہرین موجود ہوتے ہیں۔

(ج) (الف اور ب) میں بیان کئے گئے انتظام کے تحت سرکاری ہسپتالوں کا انتظام چلایا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کے حوالے سے سوال دیا تھا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ پچھلی دہائیوں میں ادویات کی purchase کے ساتھ جو کھلواڑ کیا گیا وہ ناقابل بیان ہے۔ کرپشن کے ساتھ ساتھ mismanagement بھی بہت زیادہ ہوئی ہے۔ ادویات کی local and bulk purchase کی جاتی ہے اور local purchase individualize ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں local purchase کا اختیار متعلقہ ایم ایس کو دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ ادویات زیادہ تر اقرباء پروری میں استعمال ہوئی ہیں اور غریب مریضوں تک یہ نہیں پہنچ سکیں۔ ہم ادویات کے local purchase system کو زیادہ بہتر کر سکتے ہیں اگر 30 یا 40 فیصد بجٹ Head of the Department کو دے دیا جائے۔ وہ specialist ہوتے ہیں، مریض کے problems کو جانتے ہیں اور میرے خیال میں وہ زیادہ بہتر طریقے سے local purchase کے بجٹ کو استعمال کریں گے۔ اسی طرح جو ادویات bulk purchase کی جاتی ہیں اس کے لئے کوئی کمیٹی بنا دی جائے تاکہ وہ ایسی ادویات خریدیں کہ جن کی ضرورت ہو اور وہ expired نہ ہوں۔

جناب سپیکر! پچھلی حکومت میں ایسی ادویات خریدی جاتی تھیں کہ جن کی ضرورت نہیں ہوتی تھی، وہ پڑی پڑی expire ہو جاتی تھیں اور مریض ضرورت کی ادویات کے لئے ترستے رہتے تھے تو کیا ہم کوئی ایسی کمیٹی بنا سکتے ہیں جس میں کسی کو responsible ٹھہرایا جا سکے، وہ صرف ضرورت کے مطابق ادویات خریدیں جو کہ expired نہ ہوں اور اگر یہ ادویات expire ہو جائیں تو خریدنے والے اس کے ذمہ دار ہوں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ادویات کی خریداری according to PEPRA Rules and Regulations کی جاتی ہے۔ ادویات کا ایک certain percent آپ local purchase کے ذریعے لے سکتے ہیں اور ہم PEPRA Rules سے ہٹ کر ادویات کی خریداری نہیں کر سکتے۔ جتنا بجٹ ہوتا ہے اس کے ایک certain part سے ہم local purchase کرتے ہیں اور باقی ادویات کی خریداری کے لئے PEPRA Rules کے مطابق پہلے فرموں کو prequalify کیا جاتا ہے، اس کے بعد ٹینڈر دیا جاتا ہے، bid ہوتی ہے اور پھر ادویات خریدی جاتی ہیں۔

Mr Speaker! You have to follow the whole procedure. We cannot go against the PEPRA Rules and Regulations.

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ادویات کی فراہمی کا مسئلہ کافی سنگین نوعیت اختیار کرتا جا رہا ہے کیونکہ موجودہ حکومت کے آنے کے بعد سپلائی chain میں کافی disturbance ہوئی ہے، ادویات کی فراہمی میں break آئی ہے اور ابھی تک THQs اور BHUs میں ادویات نہیں پہنچ رہیں۔ اس ایوان کے معزز ممبران کو بھی ادویات مہیا نہیں ہو سکیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے آپ نے direction دی تھی لیکن اس کے باوجود بھی بہت سارے ممبران کو ادویات نہیں مل سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! میرے پاس کچھ معزز ممبران تشریف لائے تھے اور انہوں نے یہی بات کی ہے کہ ہمیں پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری سے ادویات نہیں مل رہیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! موجودہ اسمبلی وجود میں آنے کے بعد سے لے کر اب تک دو کروڑ روپے کی ادویات local purchase کے ذریعے مہیا کی جا چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ دو کروڑ روپے کی ادویات پنجاب اسمبلی کی ڈسپنسری کے لئے خریدی گئی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی ہاں! میں اس کی تفصیل بھی مہیا کر سکتی ہوں۔ مجھے اس حوالے سے شکایت ملی تھی کہ معزز ممبران کو ادویات نہیں مل رہیں تو میں نے خصوصی طور پر سروسز ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سے ساری details منگوائی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ kindly اس کو دوبارہ چیک کر لیں کیونکہ مجھے آج ہی معزز ممبران کی طرف سے شکایت ملی ہے کہ انہیں ادویات مہیا نہیں کی جا رہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبران کو ادویات مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فکر نہ کریں۔ میں اس معاملے کو ذاتی طور پر take up کروں گا۔ آج ہی کچھ معزز ممبران میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ہمیں ادویات نہیں مل رہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی سرکاری ادویات کی خریداری کی پالیسی کے بارے میں سوال پوچھا گیا ہے۔ میں ایک specific بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس دو تین مرتبہ ایسے لوگ آئے کہ جنہیں کتّے نے کاٹ لیا تھا اور میں نے ان کی vaccination کے لئے ڈسٹرکٹ ہسپتال ساہیوال کے ایم ایس کو فون کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس anti-rabies vaccine available نہیں ہے۔ یہ بڑی تشویشناک صورتحال ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ میرے لئے بڑی قابل احترام ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس جانب خصوصی توجہ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اکثر معزز ممبران کی طرف سے یہ شکایت آ رہی ہے تو میں منسٹر صاحبہ سے کہتا ہوں کہ آپ make sure کریں کہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہسپتالوں میں anti-rabies vaccine مہیا ہو گئی ہے اور کل ایوان میں اس بارے میں بتائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ذرا وضاحت کر دوں کیونکہ ایوان کے اندر ایک دفعہ پہلے بھی اس بابت بات ہو چکی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ anti-rabies vaccine انڈیا اور چائنا والے produce کرتے ہیں۔ انڈیا نے پاکستان کو anti-rabies vaccine export کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! انڈیا نے کہا کہ ہمارے پاس اضافی anti-rabies vaccine میسر نہیں ہے اور چائنا کی دو کمپنیوں پر کچھ اعتراضات اُٹھائے گئے تھے۔ اسی وجہ سے anti-rabies vaccine کی فراہمی میں delay ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ سب کو علم ہو گا کہ anti-rabies vaccine صرف Drug Regulatory Authority of Pakistan والے منگوا سکتے ہیں۔ میں ذاتی طور پر راولپنڈی گئی ہوں اور DRAP والوں کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات چیت کی ہے، ان کو باور کروایا ہے کہ ہمیں anti-rabies vaccine کی اشد ضرورت ہے کیونکہ آج کل کے موسم میں کتے کاٹ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری ذاتی کوششوں سے DRAP والوں نے 30 ہزار doses منگوائی گئی ہیں۔ ہم نے anti-rabies vaccine کی یہ 30 ہزار doses تمام ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو میں divide کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے باقاعدہ الیکٹرانک میڈیا پر tickers بھی چل رہے ہیں۔ اس کے باوجود اگر anti-rabies vaccine کی فراہمی کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو میرا موبائل نمبر حاضر ہے آپ مجھے فون کریں تو ہمارا آدمی متاثرہ مریض کے گھر پر جا کر anti-rabies vaccine کا انجکشن لگا دے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ فکر نہ کریں منسٹر صاحبہ نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ anti-rabies vaccine کی فراہمی کو یقینی بنائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے on the floor of the House statement دی ہے کہ انڈیا نے anti-rabies vaccine پاکستان کو مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیا منسٹر صاحبہ ہمیں اس حوالے سے کوئی document مہیا کر سکتی ہیں کہ جس سے ثابت ہو سکے کہ انڈیا نے یہ vaccine پاکستان کو فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے؟

جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ ہمیں اس بارے میں کوئی document مہیا کر دیں تاکہ ہم لوگوں کو بتا سکیں۔ میرے خیال میں ایسا ممکن نہیں ہے کہ انڈیا anti-rabies vaccine مہیا کرنے سے انکار کر دے اگر ایسا ہوا ہے تو ہمیں اس کا ثبوت مہیا کریں۔

جناب سپیکر! دوسرا منسٹر صاحبہ بتا دیں کہ کب تک یہ anti-rabies vaccine ہسپتالوں میں provide کر دی جائے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے بتایا ہے کہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں کو anti-rabies vaccine مہیا کر دی گئی ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے anti-rabies vaccine کے حوالے سے ایوان میں جو statement دی ہے وہ کسی جگہ سے بھی verify کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دوں کہ anti-rabies vaccine کی فراہمی کے حوالے سے DRAP کی طرف سے بھی تین مرتبہ اخبار میں بیان شائع ہو چکا ہے۔ میں نے آپ کو اصل صورتحال سے آگاہ کیا ہے کہ anti-rabies vaccine دو ملکوں یعنی انڈیا اور چائنا میں produce ہوتی ہے۔ انڈیا نے ہمیں یہ vaccine دینے سے انکار کر دیا اور چائنا کی دو کمپنیوں پر کچھ اعتراضات لگائے گئے تھے۔ جب یہ اعتراضات remove ہوئے تو پھر ہم نے anti-rabies vaccine کی import شروع کی ہے اور اب یہ vaccine پورے پنجاب کے ہسپتالوں میں مہیا کر دی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ WTO کے تحت انڈیا کسی صورت بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر ان کے پاس کوئی written چیز ہے تو ہاؤس کو دکھائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION (Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! They said they do not have enough vaccine for their own country they further on are not ready to export.

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میرا تعلق ضلع بہاولپور سے ہے۔ میں ایک بڑے issue کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں میں نے on the floor of the House وزیر صاحبہ سے گزارش کی تھی کہ نواب آف بہاولپور سر صادق محمد خان عباسی نے بہاولپور میں بہاول وکٹوریہ ہسپتال 1881 میں تعمیر کرایا تھا۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ چھ مہینے سے اس ہسپتال کے سینئر ڈاکٹرز کا تین مہینے کے لئے ڈیرہ غازی خان ٹرانسفر کر دیا تو وزیر صاحبہ نے on the floor of the House وعدہ فرمایا تھا کہ یہ temporary transfers ہیں تو دو تین مہینے بعد یہ ڈاکٹرز واپس آ جائیں گے۔ بہاولپور کے کارڈیک سنٹر کے سینئر ڈاکٹر بلال احسن قریشی کو بھی ڈیرہ غازی خان ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ظہیر اقبال! یہ fresh question بنتا ہے لیکن آپ منسٹر صاحبہ کے پاس بیٹھ کر اپنے problems discuss کر لیں وہ آپ کی reservations دُور کر دیں گی۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 789 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں ہسپتالوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*789: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں کیا ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے؟
(ب) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کی ایمر جنسی میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین کی سہولت ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(ج) تحصیل جام پور میں بی ایچ یوز کتنے ہیں کیا ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے؟
(د) کیا ضلع راجن پور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت ان ہسپتالوں میں صاف پانی کی سہولت مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی ہاں! ہسپتالوں کی تعداد 70 ہے۔ادویات کی سہولیات موجود ہیں
(ب) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور کی ایمر جنسی میں کتے اور سانپ کے کاٹنے کی ویکسین کی سہولیات موجود ہیں۔
(ج) تحصیل جام پور میں بی ایچ یوز کی تعداد 13 ہے اور ان میں ادویات کی سہولت موجود ہے۔بی ایچ یوز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	تل شمالی	2۔	سلیم آباد
3۔	کوٹلہ مغلان	4۔	بخارہ شریف
5۔	برڑے ولا	6۔	تتار والا
7۔	سلام پور	8۔	ماڑی
9۔	درگھڑی	10۔	ٹبی لنڈان
11۔	کوٹلہ دیوان	12۔	کوٹ طاہر
13۔	دراگل		

(د) جی ہاں! ضلع راجن پور کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ضلع راجن پور میں سرکاری ہسپتالوں کی تعداد 70 ہے اور میڈیسن کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے کہ جی ہاں! ادویات کی سہولت موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ہاؤس کے سامنے یہ بتانا چاہوں گی کہ ٹی ایچ کیو ہسپتال جام پور میں اس وقت جو میڈیسن موجود ہیں اور عرصہ دراز سے یہ مسئلہ چلا آ رہا ہے کہ وہاں پر صرف چار قسم کی tablets available ہیں جن میں Amoxil, Panadol, Flagyl and CPM ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ہسپتال میں کوئی tablet نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! میں کئی دفعہ وہاں گئی ہوں کیونکہ میں خود اُس طبقے سے تعلق رکھتی ہوں کہ میں سرکاری ہسپتال سے ہی علاج کرواتی ہوں۔ وہاں پر ڈاکٹر صاحبان مجھے بتاتے ہیں کہ ہم جن مریضوں کو میڈیسن نہیں دے سکتے اور اُنہیں بتاتے ہیں کہ آپ باہر سے جا کر میڈیسن لیں وہ پرچیاں پھاڑ کر ہمارے منہ کے اوپر مار کے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میڈیسن موجود نہیں ہیں اس لئے ہم اُنہیں خوش کرنے کے لئے مجبوراً Flagyl or Panadol لکھ کر وہیں سے available tablets دے دیتے ہیں لیکن بغیر کسی تحقیق کے ہاؤس میں اس طرح کا جواب کیوں دیا گیا کہ وہاں پر میڈیسن موجود ہیں جبکہ یہ صورتحال ایک عرصہ دراز سے چلی آ رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کی بہت شکر گزار ہوں۔ اگر انہی یاد ہو تو ان کی اور میری ملاقات راجن پور میں ہوئی تھیں میں نے انہیں بتایا تھا کہ میں اس وقت ہسپتال سے آ رہی ہوں اور میں نے کہا تھا کہ چھت تک دوائیاں لگی تھیں اور میں اگلی دفعہ تصویر بھی پیش کر دوں گی۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بتایا تھا کہ راجن پور کے ہسپتالوں میں enough medicine are available ہیں۔ میں نے ان کو جو تین سپیشلسٹ دیئے وہ تینوں میرے ہی students ہیں جو وہاں پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن بالکل فکر نہ کرے میڈیسن کی کوئی کمی نہیں ہے بس تھوڑی سی سمجھنے کی کوشش کریں۔Antibiotics آپ کی essential drugs ہیں You require antibiotics, you require pain killers, you require drips جو آپ کی essential drugs ہیں وہ ساری available ہیں اور پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کو already instructions دے دی گئی ہیں کیونکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال میں وافر ادویات موجود ہیں تو میں نے اُنہیں کہا ہے کہ آپ لکھ کر اُدھر سے منگوالیا کریں اور میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئی ہوں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! محترمہ وہاں پر ادویات ضرور دیکھ کر آئی ہوں گی لیکن میں جام پور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کی بات کر رہی ہوں۔ میں وہیں کی رہائشی ہوں اور میں آج صبح یہاں پہنچی ہوں۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر صاحبہ راجن پور ہسپتال میں ادویات ضرور دیکھ کر آئی ہوں گی لیکن میں ہاؤس کے سامنے چیلنج کرتی ہوں کہ جام پور ہسپتال میں ان چار کے علاوہ کوئی میڈیسن نہیں ملتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ چیلنج نہ کریں انشاء اللہ منسٹر صاحبہ! آپ کی ادویات پوری کر دیں گی۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور میں ہسپتال بنانے اور دیگر شہروں میں ہسپتالوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*858: **چودھری اشرف علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کوریا کی مدد سے بہاولپور میں ہسپتال بنانے کی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے اٹک، میانوالی، بہاولپور، لیہ اور راجن پور میں 200بیڈز پر مشتملchild hospitals & motherبنانے کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ہسپتالوں کی تعمیر کا تخمینہ لاگت، رقبہ اور مدت تکمیل کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ کوریا کی مدد سے بہاولپور میں چلڈرن ہسپتال بنانے کی منظوری Executive Council of National Economic Committeeسے ہو چکی ہے۔ جس کی کل لاگت5008.376ملین روپے ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب اٹک، بہاولپور، میانوالی، لیہ اور راجن پور میں200بیڈز پر مشتملchild hospitals & motherبنا رہی ہے اور اس کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے19-2018کے تحت ہر سکیم کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

مزید یہ کہ حکومت پنجاب ان ہسپتالوں کے ساتھ منسلک نرسنگ کالج بنانے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔

(ج) مذکورہ ہسپتالوں کے PC-I اس وقت تیاری کے مراحل میں ہیں اور مجوزہ تخمینہ لاگت تقریباً3۔ارب فی ہسپتال ہے۔
مزید بر آں ہر ہسپتال کے لئے لگ بھگ 200 کنال اراضی مختص کی گئی ہے جبکہ یہ ہسپتال تقریباً دو سال کے دورانیہ میں مکمل کئے جائیں گے۔

سرگودھا: تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں ذہنی اور نشہ کے مریضوں کے علاج کے لئے ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*827: **جناب صہیب احمد ملک:** کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا کی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں ذہنی امراض اور نشہ کے مریضوں کے علاج معالجہ کی حکومت کے زیر اہتمام کن کن ہسپتالوں میں سہولت موجود ہے کیا ان امراض کے لئے علیٰحدہ سے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) حکومت نے ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے کتنے سائیکاٹرسٹ متعین کئے ہیں اور آئندہ سال میں مزید کتنے سائیکاٹرسٹ کا تقرر کیا جائے گا؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع سرگودھا کی تمام تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں ذہنی امراض اور نشہ آور افراد کے علاج معالجہ کے لئے علیٰحدہ رجسٹریشن کاونٹر بنائے گئے ہیں۔جہاں پر ذہنی امراض اور نشہ آور افراد کو رجسٹر کیا جاتا ہے اور ان کا علاج کیا جاتا ہے زیادہ سنجیدہ مریضوں کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں ریفر کیا جاتا ہے۔فی الوقت علیٰحدہ سے مخصوص ہسپتال بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ب) حکومتی پالیسی کے مطابق تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں سائیکاٹرسٹ کی اسامی منظور شدہ نہیں ہے ۔ذہنی اور نشہ میں مبتلا مریضوں کی بحالی کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں سائیکاٹرسٹ کی سیٹ منظور شدہ ہے۔اسامی تاحال خالی ہے۔

لاہور:چلڈرن ہسپتال میں

ماہر امراض اطفال سرجنز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*861:**جناب نصیر احمد:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں پیڈیاٹرک سرجنز کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ہسپتال ہذا میں اس وقت کتنے پیڈیاٹرک سرجنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) حکومت نے اگست 2018 کے بعد کتنے نئے پیڈیاٹرک سرجنز اس ہسپتال میں تعینات کئے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور میں 25 پیڈیاٹرک سرجنز کی اسامیاں ہیں۔

(ب) چلڈرن ہسپتال لاہور میں سات پیڈیاٹرک سرجنز فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) حکومت نے اگست 2018 کے بعد دو نئے پیڈیاٹرک سرجنز اس ہسپتال میں تعینات کئے ہیں۔

مزید برآں حکومت نے پیڈیاٹرک سرجری کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے لئے دو، اسسٹنٹ پروفیسر 13 اور سینئر رجسٹرار 26 خالی پوسٹوں پر بھرتی کے لئے PPSC کو requisition بھیجی جس کے برخلاف گیارہ اسسٹنٹ پروفیسر اور صرف پانچ سینئر رجسٹرار کی بھرتی عمل میں آئی جبکہ باقی خالی پوسٹوں پر بھرتی کے لئے دوبارہ PPSC کو requisitions بھیجی جارہی ہیں اور مزید بھرتی پر چلڈرن ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجن کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

فیصل آباد: ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ میں اسامیاں، اپ گریڈیشن اور سپیشلسٹ ڈاکٹر سے متعلقہ تفصیلات

*875: **جناب جعفر علی:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) کتنے MOs، سپیشلسٹ اور ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں

(ج) مذکورہ ہسپتال کی اپ گریڈیشن کب ہوئی تھی، اس پر کتنی لاگت آئی تھی اور اس کی بلڈنگ کب مکمل ہوئی تھی SNE کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں کل 172 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 109 اسامیاں پُر اور 63 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں چھ میڈیکل آفیسرز اور پانچ سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ اکیس ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ کی سکیم 2015-11-05 کو منظور ہوئی جس کی لاگت 140.982 ملین تھی۔ جس میں 55.591 ملین بلڈنگ کے لئے اور 85.391 ملین مشینری کی خریداری کے لئے رکھے گئے تھے۔ اس سکیم پر مالی سال 16-2015 میں کام شروع ہوا جو کہ اب تکمیل کے مراحل میں ہے محکمہ بلڈنگ نے اس سکیم کا ترمیم شدہ تخمینہ لاگت بھجوایا ہے جس سکیم کی ترمیم شدہ لاگت 155.224 ملین جس میں بلڈنگ کے لئے 65.796 ملین ہے اور مشینری کی ترمیم شدہ لاگت 89.444 ملین ہے۔ یہ منصوبہ اس سال 19-06-30 کو مکمل ہونے کا امکان ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں کل 172 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 109 اسامیاں پُر

اور 63 اسامیاں خالی ہیں جبکہ اپ گریڈیشن کے مطابق مزید 147 اسامیاں درکار ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ کی missing facilities مکمل ہو چکی ہیں۔

بہاولنگر: تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں طبی سہولیات، ڈاکٹر کی تعداد، کارڈیک سنٹر، ٹراما سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*879: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد بہاولنگر کتنے بستروں پر مشتمل ہے اور اس میں کیا کیا سہولیات ہیں؟

(ب) اس میں موجود سپیشلسٹ و دیگر ڈاکٹرز کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں کیا یہ چھ لاکھ آبادی کے لئے کافی ہے؟

(ج) کیا اس میں بے ہوشی کے ڈاکٹر کی سہولیات میسر ہے اور آپریشن کے تمام انتظامات موجود ہیں؟

(د) اس میں آرتھوپیڈک سرجری، گائنی، OBS، آنکھوں اور جنرل سرجری کے کتنے آپریشن ماہانہ ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ رکھتی ہے نیز کارڈیک سنٹر اور ٹراما سنٹر بھی بنانے کا ارادہ ہے تو کب تک، یہ سہولیات فراہم کی دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ہارون آباد بہاولنگر 60 بستروں پر مشتمل ہے۔

اس میں آؤٹ ڈور، ان ڈور، ایمرجنسی، جنرل سرجری، گائنی، آئی سرجری، ڈینٹل، ایکسرے، الٹراساونڈ، لیب ٹیسٹ، NCD کلینک، Hepatitis کلینک، TB کلینک، Dialysis اور EPI کی سہولیات میسر ہیں۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہارون آباد میں سپیشلسٹ کی 20 اسامیاں ہیں جس میں درج ذیل پانچ سپیشلسٹ کام کر رہے ہیں۔ آئی سرجن، ای این ٹی سرجن، گائناکالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن اور ماہر امراض اطفال اور ہسپتال ہذا میں دیگر کنسلٹنٹ کی پندرہ اسامیاں خالی ہیں۔ ڈاکٹرز کی کل 37 اسامیاں ہیں جن میں 29 اسامیوں پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور آٹھ اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) مجموعی طور پر صوبہ میں بے ہوشی کے ڈاکٹرز کی کمی ہے لیکن محکمہ صحت نے عارضی طور پر ڈاکٹر امیر عبدالرحمٰن کی ڈیوٹی لگائی ہے جو کہ ہفتہ میں تین دن، سوموار، بدھ اور جمعتہ المبارک ہسپتال میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مزید یہ کہ ہسپتال ہذا میں آپریشن تھیٹر کے انتظامات موجود ہیں۔

(د) اس ہسپتال میں گائنی کے اوسطاً 50 اور جنرل سرجری کے 60 اور آئی سرجری کے ماہانہ اوسطاً 50 آپریشن ہو رہے ہیں۔

(ہ) حکومت اس ہسپتال کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ رکھتی ہے۔ کارڈیک اور ٹراما سنٹر بھی زیر غور ہیں۔

بہاولپور: پی پی۔251 میں ہسپتالوں کو فراہم کردہ بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*888: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں کتنے ہسپتال اور RHCs کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان کے سال 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) ان میں کس کس کی بلڈنگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) ان میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) کیا ان میں ادویات مریضوں کی تعداد کے مطابق فراہم کی جاتی ہیں؟

(و) حکومت ان کی missing facilities کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔251 بہاولپور میں ایک RHC اور دس BHUs ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دیہی مرکز صحت:

1۔ مبارک پور (یونین کونسل مبارک پور)

بنیادی مراکز صحت:

1۔ علی کھاڑک یونین کونسل علی کھاڑک
2۔ چک لوہاراں، یونین کونسل نوشہرہ جدید
3۔ ہتھیجی، یونین کونسل ہتھیجی
4۔ عالی واہن، یونین کونسل ماند ھل
5۔ جانو والہ، یونین کونسل جانو والہ
6۔ پیلی راجن، یونین کونسل نوشہرہ جدید
7۔ بہاولپور گھلواں، یونین کونسل بہاولپور
8۔ کوٹلہ موسی خان، یونین کونسل کوٹلہ موسی خان
9۔ نوناری، یونین کونسل نوناری
10۔ خیر پور ڈاہا، یونین کونسل خیر پور ڈاہا

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دیہی مرکز صحت مبارک پور، بی ایچ یو نوناری، بی ایچ یو علی کھاڑک، بی ایچ یو چک لوہاراں اور بی ایچ یو عالی واہن کی مین بلڈنگ کی مرمت ہونے کی ضرورت ہے جبکہ دیہی مرکز صحت مبارکپور، بی ایچ یو کوٹلہ موسیٰ خان، نوناری، پیلی راجن کی چار دیواری کی مرمت ہونی ہے۔ تمام ہسپتالوں کے رہائشی کوارٹروں کی مرمت درکار ہے

(د) دیہی مرکز صحت مبارک پور میں ڈاکٹرز کی کوئی اسامی خالی نہیں ہے جبکہ چارج نرس کی منظور شدہ چھ اسامیوں میں سے ایک اسامی پُر ہے اور پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ میڈیکل ٹیکنیشن کی چار منظور شدہ اسامیوں میں سے تین پُر ہیں اور ایک اسامی خالی ہے۔

(ہ) جی ہاں!

(و) حکومت پنجاب نے بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی مرحلہ وار revamping کی سکیم اگلے سالانہ ترقیاتی بجٹ 20-2019 میں شامل کی ہے۔ ان کی مالیت تقریباً 50،50 کروڑ (ایک ارب) ہے۔ ان منصوبوں کے تحت صوبہ بھر کے تمام بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کی حالت کو بہتر بنایا جاۓ گا اور تمام missing equipment فراہم کی جائے گی۔

بہاولپور: پی پی۔251میں بی ایچ یوز میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور مسنگ فسلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

*892: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔251بہاولپور میں کتنے بی ایچ یو کس کس موضع، قصبہ / چک میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر اسامیاں پر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ان میں ایکسرے مشین اور ایمبولینس کی سہولت میسر ہے؟

(د) کیا ان میں 24 گھنٹے کی سروس مہیا کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا ان میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(و) جن میں missing facilities ہیں ان کو کب تک یہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔251 میں دس بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں جو کہ نیچے دیئے گئے موضع، قصبہ میں واقع ہیں۔

1۔ علی کھاڑک	2۔ چک لوہاراں،
3۔ ہتھیجی	4۔ عالی واہن
5۔ جانو والہ	6۔ پیلی راجن
7۔ بہاولپور گھلواں	8۔ کوٹلہ موسیٰ خان
9۔ نوناری	10۔ خیر پور ڈاہا

(ب) ان میں زیادہ تر اسامیاں پُر ہیں صرف چند اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں ملازمین کے ریٹائرڈ ہونے یا ٹرانسفر ہونے کی وجہ سے خالی ہوئیں ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان میں ایکسرے مشین کی سہولت میسر نہیں ہے۔صرف ڈلیوری کے لئے چار بنیادی مراکز صحت، علی کھاڑک، چک لوہاراں، ہتھیجی اور کوٹلہ موسیٰ خان پر ایمبولینس کی سہولت میسر ہے۔

(د) جی ہاں! چار بنیادی مراکز صحت، علی کھاڑک، چک لوہاراں، ہتھیجی اور کوٹلہ موسیٰ خان پر24 گھنٹے ڈلیوری کی سہولت میسر ہے جس کے لئے عملہ موجود اور تعینات ہے۔

(ہ) جی ہاں! ان میں تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(و) حکومت پنجاب نے بنیادی مراکز صحت کی مرحلہ وارrevamping کی سکیم اگلے سالانہ ترقیاتی بجٹ19-2018 میں شامل کی ہے۔اس کی مالیت تقریباً50 کروڑ(500 ملین)ہے۔اس منصوبہ کے تحت صوبہ بھر کے تمام بنیادی مراکز صحت کی حالت کو بہتر بنایا جاے گا اور تمامmissing equipment فراہم کی جائے گی۔

نارووال: پی پی۔48 میں بنیادی
مراکز صحت میں بجلی و دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

908*: جناب منان خان: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔48 نارووال میں کتنے بی ایچ یو کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کتنے بی ایچ یو میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے اور کتنے میں یہ سہولت نہ ہے؟

(ج) کتنے بی ایچ یو کے ٹرانسفارمر خراب یا چوری ہو چکے ہیں؟

(د) کیا جو ٹرانسفارمر چوری ہو چکے ہیں یا خراب ہیں، ان کے متبادل فراہم کرنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ہ) کیاCEO صحت نارووال ان بی ایچ یوز کے مسائل حل کرانے اور ٹرانسفارمر لگانے کو تیار ہیں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔48نارووال میں بی ایچ یوز کی تعداد14 ہے جو کہ مندرجہ ذیل دیہات میں واقع ہیں اور انہی کے نام سے منسوب ہیں:۔

1۔ گمٹالہ (یونین کونسل گمٹالہ)
2۔ کنگراں (یونین کونسل گوارلہ)
3۔ ڈیرہ افغاناں (یونین کونسل لنگاہ)
4۔ میرپور گجراں (یونین کونسل گلہ)
5۔ ملہہ (یونین کونسل ملہہ)
6۔ ملک پور (یونین کونسل ملک پور)
7۔ بوعہ (یونین کونسل بوعہ)
8۔ بارہ منگاہ (یونین کونسل بارہ منگاہ)
9۔ کوہلیاں (یونین کونسل دودھو چک)
10۔ ببرال (یونین کونسل ببرال)
11۔ فتح پور افغاناں (یونین کونسل فتح پور افغاناں)
12۔ کنجروڑ (یونین کونسل کنجروڑ)
13۔ ولی پور بورا (یونین کونسل ولی پور بورا)
14۔ منڈیالی (یونین کونسل لنگاہ)

(ب) بارہ بی ایچ یوز میں بجلی کی سہولت دستیاب ہے۔

دو بی ایچ یوز (فتح پور افغاناں اور ملہہ) میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔

(ج) بی ایچ یو فتح پور افغاناں کا ٹرانسفارمر چوری ہو چکا ہے۔ ایف آئی آر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تین بی ایچ یوز (بوعہ، میرپور گجراں اور ملہہ) کے ٹرانسفارمرز خراب ہو چکے ہیں۔

(د) چوری / خراب ٹرانسفارمر کی بحالی / انسٹالیشن کے لئے واپڈا / گیپکو کے مطلوبہ ڈیمانڈ نوٹسز کی ادائیگی محکمہ صحت کے ذمہ ہے جو کہ پوری کر دی گئی ہے اب ان بی ایچ یوز میں ٹرانسفارمر مہیا کرنے کی ذمہ داری واپڈا / گیپکو کی ہے جو کہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے۔

(ہ) بی ایچ یوز کے ٹرانسفارمرز کے مسائل حل کرنے کی ذمہ داری CEO صحت نارووال کی تھی۔

ڈیمانڈ نوٹسز کی ادائیگی کر کے محکمہ صحت نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے تاحال بار بار یاددہانی کے باوجود واپڈا / گیپکو کی جانب سے ٹرانسفارمر نہیں لگائے جا رہے ہیں۔

صوبہ میں تمام ڈی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*911: **جناب افتخار احمد خان:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولت موجود نہ ہے نیز ڈائیلسز سنٹر بنانے کے لئے صوبہ بھر میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال تحصیل فتح جنگ میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولت کے لئے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں رقم مختص کی گئی ہے تو کتنی رقم مختص ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل فتح جنگ کے ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز سنٹر بنانے، missing facilities پوری کرنے اور صوبہ کے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کے مطابق حکومت پنجاب نے پہلے مرحلہ میں تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ڈائیلسز سنٹر کی سہولتیں مہیا کی تھیں۔ تاہم تحصیل کی سطح پر تحصیل ہسپتالوں میں جو کہ نفرولوجسٹ اور ٹرینڈ ٹیکنیشن کی عدم دستیابی کی وجہ سے جدید ڈائیلسز سنٹر چلانا مشکل ہے اس لئے تمام ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں یہ سہولت مہیا نہ کی گئی ہے۔ تاہم صوبہ بھر میں موجود ڈائیلسز سنٹر کو چلانے کے لئے مالی سال 2018-19 میں 841.881 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال فتح جنگ میں اس وقت ڈائیلسز سنٹر کی سہولت موجود نہ ہے۔ تاہم محکمہ پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ اس ہسپتال میں جدید مشینری مہیا کرنے کے لئے Revamping of THQ Hospital, Fateh Jhang District Attock کے نام سے سکیم پاس کی ہے۔ جس کی کل مالیت 216.684 ملین ہے۔ اس سکیم کے تحت اس ہسپتال میں پانچ ڈائیلسز مشینیں مہیا کی جائیں گی، جن کی مالیت 5.250 ملین ہے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز(ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع راجن پور کے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*921: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں؟

(ب) کون کون سے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ موجود ہیں ان میں بستروں کی تعداد کی علیحدہ علیحدہ فہرست فراہم کی جائے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں جلے ہوئے مریضوں کے داخلے کی اوسط تعداد کیا ہے؟

(د) جلے ہوئے مریضوں کو علاج کے حوالے سے کیا کیا سہولیات ان ہسپتالوں میں فراہم کی جارہی ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع راجن پور میں (1) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال، (2) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال، جام پور اور روجھان، (1) سول ہسپتال شاہ والی، (7) دیہی مراکز صحت، (33) بنیادی مراکز صحت، (15) سول ڈسپنسریز، (10) ضلعی سول ڈسپنسریز اور (1) ایم سی ایچ سنٹر ہے۔

(ب) ضلع راجن پور میں صرف ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ایک برن یونٹ قائم ہے جو کہ چار بستروں پر مشتمل ہے۔

(ج) Indoor =06 per Month
Outdoor = 12 per Month

(د) 25 فیصد جلے ہوئے مریضوں کو علاج کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ 25 فیصد سے زیادہ جلے ہوئے مریضوں کو ٹرشری کیئر ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔

سہولیات:

1۔ فرسٹ ایڈResuscitation + Vital Monitoring
2۔ پانی کی کمی کو پورا کرنا(Parkland Formula)
3۔ زخم کی دیکھ بھالEarly Cooling
4۔ مردہ بافتوں کو ہٹانا
5۔ ادویات(Pain Killer + Antibiotic)
6۔ سرجری(زخم کی صفائی)(Wound Debridement)

حاصل پور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال میں ٹراما اور کارڈیک سنٹر کے فنکشنل، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*927: **جناب محمد افضل گل**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حاصل پور میں ٹراما اور کارڈیک سنٹر کب تک فنکشنل ہوں گے؟

(ب) تحصیل حاصل پور میں کل کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ہیں۔ کون کون سے فنکشنل ہیں، یہاں آنے والے مریضوں کی کل تعداد کتنی ہے اور مریضوں کے لئے کیا سہولیات میسر ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال حاصل پور میں ٹراما اور کارڈیک سنٹرز کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے ٹراما اور کارڈیک سنٹرز جون2019 تک فنکشنل ہو جائیں گے۔

(ب) تحصیل حاصل پور میں کل گیارہ بی ایچ یوز اور دو آر ایچ سیز ہیں اور تمام بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز فنکشنل ہیں۔ بی ایچ یوز میں دیکھے جانے والے آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد ایک ماہ میں تقریباً1000 سے 1200 ہے اور آر ایچ سی میں دیکھے جانے والے ان ڈور اور آؤٹ ڈور مریضوں کی تعداد ایک ماہ میں تقریباً9500 ہے۔

بی ایچ یوز میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات

1۔ او پی ڈی مریضوں کا معائنہ
2۔ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی کی صورت میں فرسٹ ایڈ کی سہولت
3۔ ڈلیوری کی 24 گھنٹے مفت سہولت جس کے لئے بہترین لیبر وم کی سہولت
4۔ حاملہ عورت کا مکمل معائنہ
5 ۔ فیملی پلاننگ کی سہولت
6۔ حاملہ عورت کو ہیلتھ سنٹر پر لانے کے لئے ایمبولینس کی فری سہولت
7۔ بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دی جانے والی دس قسم کی ویکسینیشن
8۔ ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی،HB، شوگر، یورن، حمل کے ٹیسٹ کی فری سہولت
9۔ ہیلتھ ایجوکیشن
10۔ ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات کی سہولت
11۔ غذائی قلت کے بچوں کو سپلیمنٹ کی فراہمی
12۔ جنسی امراض سے مکمل تدارک
13۔ متعدی وغیر متعدی بیماریوں کی جانچ
14۔ بی ایچ یو سے ملحقہ علاقہ کو دی جانے والے سہولیات (لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام)
15۔ سکولوں کو صحت کی سہولیات سے آگاہی
16۔ متعدی و وبائی امراض سے بچاؤ کی روک تھام
17۔ ماں اور بچے کی صحت کی بنیادی سہولیات
18۔ سانس و دمہ کے مریضوں کے لئے نیبولائزیشن

آر ایچ سی میں مریضوں کو دی جانے والی سہولیات

1۔ او پی ڈی مریضوں کا معائنہ (میل فی میل ڈاکٹرز کی سہولت)
2۔ ان ڈور مریضوں کے لئے 20 بیڈز پر مشتمل مردانہ وزنانہ وارڈ
3۔ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی کی صورت میں فرسٹ ایڈ کی سہولت
4۔ ڈلیوری کی 24 گھنٹے مفت سہولت جس کے لئے بہترین لیبر روم کی سہولت
5۔ حاملہ عورت کا مکمل معائنہ
6۔ فیملی پلاننگ کی سہولت
7۔ حاملہ عورت کو ہیلتھ سنٹر پر لانے کے لئے ایمبولینس کی فری سہولت
8۔ الٹرا ساؤنڈ
9۔ مکمل کلینیکل لیبارٹری

10۔ ایکسرے
11۔ ڈینٹل سرجن مع مکمل ڈینٹل یونٹ
12۔ بچوں کو مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لئے دی جانے والی دس قسم کی ویکسینیشن
13۔ ہیپاٹائٹس بی اینڈ سی، HB، شوگر، یورن، حمل کے ٹیسٹ کی فری سہولت
14۔ ہیلتھ ایجوکیشن
15۔ ٹی بی کے مریضوں کو مفت ادویات کی سہولت
16۔ ٹی بی ڈاٹ
17۔ جنسی امراض سے مکمل تدارک
18۔ متعدی و غیر متعدی بیماریوں کی جانچ
19۔ دیہی مراکز صحت سے ملحقہ علاقہ کو دی جانے والی سہولیات (لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام)
20۔ سکولوں کو صحت کی سہولیات سے آگاہی
21۔ متعدی و وبائی امراض سے بچاؤ کی روک تھام
22۔ ماں اور بچے کی صحت کی بنیادی سہولیات
23۔ غذائی قلت کے بچوں کو سپلیمنٹری کی فراہمی
24۔ سانس و دمہ کے مریضوں کے لئے نیبولائزیشن

صوبہ میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے
مرض سے افراد کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

*1043: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں سال 2014 سے 2018 تک ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے مرض سے کتنے افراد جاں بحق ہوئے؟

(ب) کیا ایڈز اور ایچ آئی وی کے مریضوں کا علاج سرکاری ہسپتالوں میں مفت کیا جاتا ہے؟

(ج) ایڈز کے مریضوں کی نشاندہی کا کیا طریق کار ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں سال2014سے2018تک ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے مرض کی تشخیص کی گئی۔ ایچ آئی وی / ایڈز انسان کے مدافعتی نظام کو متاثر کرتا ہے جس کی وجہ سے جان لیوا بیماریاں اموات کا سبب بنتی ہیں۔ ان بیماریوں میں بلڈ پریشر، ذیابیطس، ٹی بی، ہیپاٹائٹس، دل کے عوارض اور دیگر متعدی اور غیر متعدی بیماریاں شامل ہیں۔ پنجاب میں سال2014سے2018کے دوران ایچ آئی وی / ایڈز کے رجسٹرڈ مریضوں میں سے437مریضوں کی اموات رپورٹ ہوئیں۔ یہ مریض ایچ آئی وی / ایڈز کے ساتھ ساتھ دیگر بیماریوں میں بھی مبتلا تھے۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ایڈز اور ایچ آئی وی کے مریضوں کے ابتدائی ٹیسٹوں کے علاوہPCR،CD4اور ایچ آئی وی کے دیگر ٹیسٹوں کی مفت سہولیات بھی فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں پروگرام مریضوں کو مفت علاج، ادویات اور مشاورت کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ج) مریضوں کی تشخیص کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ہائی رسک گروپس اور عوام الناس کے لئے مخصوص سنٹرز اور خصوصی کیمپس کے ذریعے مفت ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام صوبہ بھر میں38علاج معالجے، مشاورتی اور والدین سے بچوں کو منتقلی سے بچاؤ کے مراکز کے ذریعے مفت تشخیص، ادویات اور مشاورت کی خدمات فراہم کر رہا ہے۔

مزید برآں پروگرام پنجاب بھر کی38جیلوں میں بھی مفت ٹیسٹ اور ادویات کی سہولیات فراہم کر رہا ہے جہاں قیدیوں کے مفت ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سفلس اور دیگر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور ان کے ادویات دی جاتی ہیں۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں پنجاب گڈز ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے مفت کیمپ قائم کئے ہیں جہاں بس / ٹرک ڈرائیورز کو ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس بی، سی، سفلس اور شوگر کی مفت تشخیص کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور ان

کا علاج بھی کیا جاتا ہے۔ ہیلتھ ویک 2016 میں 250,000 سے زائد عوام الناس کے ٹیسٹ کئے گئے جبکہ ہیلتھ ویک 18-2017 میں 650,000 سے زائد عوام الناس کے ٹیسٹ کئے گئے۔ ابتدائی ٹیسٹ مثبت آنے پر مریض کے تفصیلی ٹیسٹ کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد اس کو خصوصی نمبر الاٹ کیا جاتا ہے اور اس کو بیماری سے متعلقہ ادویات مفت فراہم کر دی جاتی ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عالمی ادارہ صحت کے ضابطوں کے مطابق ایچ آئی وی کے ٹیسٹ رضاکارانہ ہوتے ہیں اور کسی کو بھی ٹیسٹ کروانے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

صوبہ میں ادویہ ساز فیکٹریوں کے قیام اور ان کی انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

*1046: **جناب محمد افضل:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنی ادویہ ساز فیکٹریاں ہیں، کیا تمام لائسنس یافتہ ہیں اور قانون کے مطابق قائم کی گئی ہیں؟

(ب) کیا متعلقہ حکومتی ادارے ان فیکٹریوں کی باقاعدہ انسپکشن کرتے ہیں اور ادویات کے نمونے حاصل کر کے ان کی ڈرگ ٹیسٹنگ کروائی جاتی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جائے کہ متعلقہ ادویات معیاری ہیں؟

(ج) کیا وہ ادویات جو بیرونی ممالک سے منگوائی جاتی ہیں اور جن کی صرف پیکنگ پاکستان میں کی جاتی ہے ان کو بھی ڈرگ ٹیسٹنگ کے عمل سے گزارا جاتا ہے؟

(د) ادویات کی خوردہ قیمتوں کا تعین کون سی مجاز اتھارٹی کرتی ہے اور کیا قیمتوں کے تعین میں حکومت کا عمل دخل ہوتا ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت ٹوٹل "270" لائسنس یافتہ ایلوپیتھک ادویہ ساز فیکٹریاں کام کر رہی ہیں اور یہ تمام قانون کے مطابق قائم کی گئی ہیں۔

ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی پاکستان(DRAP)وفاقی حکومت کا قائم کردہ ادارہ ہے جو کہ ادویات کی رجسٹریشن،licensing، مینوفیکچرنگ، امپورٹ اورpricingکا ذمہ دار ہے اور ان کے صوبائی دفتر لاہور میں موجود فیڈرل ڈرگ انسپکٹرز باقاعدگی سے ان مینوفیکچرنگ یونٹ کا معائنہ کرتے ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ معیاری ادویات کی ترسیل کو ہمہ وقت جاری رکھا جائے،ادویات کی تیاری بے شک وفاقی حکومت کے دائرہ کار میں ہے لیکن حکومتِ پنجاب نے معیاری ادویات کی تیاری کو ممکن بنانے کے لئے صوبہ بھر میں ٹوٹل گیارہ،DI Industriesتعینات کئے ہوئے ہیں جو کہ ادویہ ساز فیکٹریوں کی good manufacturing practices(GMP)انسپکشن کرتے ہیں اور اس انسپکشن کے دوران یہ انسپکٹرز ادویہ ساز فیکٹریوں کا بغور جائزہ لیتے ہیں اور اس بات کو بھی یقینی بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ادویات کی تیاریGMPکے اصولوں کے مطابق ہوں اور جہاں کہیں ادویات کی تیاریGMPکے اصولوں کے مطابق نہ ہوں تو اس ادویہ ساز فیکٹری کو سیل کر دیا جاتا ہے یا اس کے لائسنس کو معطل کرنے کی سفارشDRAPکو بھیج دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں یہ انسپکٹرز ادویہ ساز فیکٹریوں سے مختلف ادویات کے نمونے لے کرDTL کو بھیجتے ہیں۔ادویات غیر معیاری ہونے کی صورت میں ان کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔مزید برآںPQCBجب کبھی کسی کیس میں محسوس کرتا ہے کہ کسی خاص ادویہ ساز فیکٹری کیGMPانسپکشن ہونی چاہئے تو PQCBاپنے ممبران کو اورDI industries کو ہدایات جاری کرتا ہے کہ وہ ادویہ ساز فیکٹری کا معائنہ کرکےPQCBکو جمع کروائے۔

(ج) جو ادویات بیرون ملک سے منگوائی جاتی ہیں ان کی ملک آمد پر اس کی باقاعدہ اطلاع DRAPکے دفتر کے متعلقہAssistant Director Import/Exportکو دی جاتی ہے جو کہ باقاعدہ طور پر تمام کاغذاتManufacturing Licenseاور

certificate of Analysis(COA) کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ادویات کے نمونہ جات لے کر ڈرگ ٹیسٹنگ لیب میں بھیجے جاتے ہیں۔

(د) ڈرگ ایکٹ1976 کے سیکشن12 کے تحت ادویات کی قیمتوں کا تعین کرنا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔DRAP نےDrug Pricing Policy 2015 بنائی ہے جو کہ 2018 میں سپریم کورٹ کے حکم پر دوبارہ جاری کی گئی، جس کے تحت ادویات کی قیمتوں میں اضافے کا تعین کیا جاتا ہے۔

پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ حکومتِ پنجاب نے ڈرگ انسپکٹر کو ہدایات جاری کر دی ہوئی ہیں کہ ڈرگ مارکیٹ پر نظر رکھیں اور جہاں کہیں بھی سٹورز،ڈسٹری بیوٹرز یا کمپنی غیر قانونی طور پر ادویات کی خود ساختہ یا زائد قیمت وصول کرتے ہیں تو DRAP ایکٹ2012 کے تحت ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

شیخوپورہ:ڈی ایچ کیو ہسپتال میں ڈاکٹرز کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1047: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں anesthesiologist کی کتنی ان اسامیوں پر کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اگر مذکورہ ہسپتال میں یہ اسامیاں خالی ہیں تو حکومت کب تک ان اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ میں anesthesiologist کی چھ اسامیاں ہیں اور ایک ڈاکٹر تعینات ہے باقی پانچ اسامیاں خالی ہیں۔

مزید برآں عرض ہے کہ ایک anesthesiologist ڈاکٹر ٹی ایچ کیو ہسپتال مریدکے سے ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

مزید یہ کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال شیخوپورہ میں چھ ڈاکٹرز anesthesiologist کی ٹریننگ مکمل کر کے جائن کر چکے ہیں اور مستقل anesthesiologists ڈاکٹرز کی supervision میں کام کر رہے ہیں۔ان کا امتحان ہو چکا ہے رزلٹ آتے ہی independent anesthesia دیں گے۔

(ب) گورنمنٹ آف دی پنجاب پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ لاہور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ایڈہاک ڈاکٹروں کے interview کر رہی ہے اور یہ process جلد مکمل ہو جائے گا۔

صوبہ کے ہسپتالوں کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1065: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے ڈی ایچ کیو لیول اور ٹی ایچ کیو لیول ہسپتالوں میں فضلہ تلف کرنے کے لئے incinerator نصب نہ کئے گئے ہیں اور صوبہ بھر میں ہسپتالوں کے خطرناک فضلہ کو تلف کرنے کا کوئی مناسب بندوبست بھی نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں کے فضلہ میں ایڈز، ہیپاٹائٹس سی، ٹی بی و دیگر خطرناک اور جان لیوا بیماریوں کے جراثیم ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے لئے آنے والے مریضوں کے ساتھ ساتھ ان کے attendant بھی وائرس زدہ ماحول سے بیمار پڑ جاتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ کے ڈی ایچ کیو لیول اور ٹی ایچ کیو لیول ہسپتالوں میں incinerator نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے اس خطرناک مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہسپتالوں کے خطرناک متعدی کوڑے کو جدید اور سائنسی بنیادوں پر ٹھکانے لگانے کے لئے انفیکشن کنٹرول پروگرام پنجاب کے نام سے ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے۔

یہ منصوبہ ہاسپیٹل ویسٹ مینجمنٹ قوانین2014کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جس کے لئے تقریباً3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس منصوبے کے تحت پنجاب کے ستائیس اضلاع میں خطرناک متعدی کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے حامل ماحول دوست ستائیسincineratorsنصب کئے جا رہے ہیں جن میں سے چھبیسincineratorsکی تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

حکومت باقی9 اضلاع میں incinerators نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے ہسپتالوں کا خطرناک متعدی کوڑا جو کہ متعدد موذی امراض کا موجب بنتا ہے مثلاًہیپاٹائٹس،ایڈز،ٹی بی اور دیگر متعدد امراض کا باعث بن سکتا ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہسپتالوں کا خطرناک متعدی کوڑا جو کہ متعدد موذی امراض کا موجب بنتا ہے مثلاًہیپاٹائٹس،ایڈز،ٹی بی اور دیگر متعدد امراض کا باعث بن سکتا ہے۔

اس خطرناک متعدی کوڑے کو درست طریقہ سے ٹھکانے نہ لگانے کی صورت میں نہ صرف مریض بلکہ ان کے ساتھ آنے والے اہل وعیال بھی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(د) حکومت پنجاب نے اس خطرناک مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہسپتالوں کے خطرناک متعدی کوڑے کو جدید اور سائنسی بنیادوں پر ٹھکانے لگانے کے لئے انفیکشن کنٹرول پروگرام پنجاب کے نام سے ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے۔یہ منصوبہ ہاسپیٹل ویسٹ مینجمنٹ قوانین2014کو مد نظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے جس کے لئے تقریباً3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔اس منصوبے کے تحت پنجاب کے27 اضلاع میں خطرناک متعدی کوڑے کو تلف کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کے حامل ماحول دوست ستائیس

incinerators نصب کئے جا رہے ہیں جن میں سے 26 انسی نریٹرز کی تنصیب کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ صوبے بھر کے تمام اضلاع سے خطرناک متعدی کوڑے کو اکٹھا کر کے incinerators تک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ 37 خطرناک کوڑا اکٹھا کرنے والی گاڑیاں (yellow vehicles) خرید کر تمام اضلاع میں فراہم کی گئی ہیں۔ ان گاڑیوں میں متعدی کوڑے کو محفوظ انداز میں incinerators تک پہنچانے کے لئے 8-2 ڈگری سینٹی گریڈ پر درجہ حرارت کو مستحکم رکھنے کے لئے نظام نصب کیا گیا ہے۔ ہسپتالوں سے خطرناک متعدی کوڑے کو محفوظ انداز سے اکٹھا کرنے اور incinerator تک پہنچا کر تلف کرنے کے لئے ٹھیکہ ایک نجی کمپنی کو دیا گیا ہے جو کہ خطرناک مواد کی ہر مرحلہ پر تمام تر تفصیلات اور گاڑیوں کی نقل و حرکت کی تمام تر معلومات لمحہ بہ لمحہ ایک آن لائن سافٹ ویئر پر مہیا کرنے کی پابند ہے۔

اس منصوبے میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ خطرناک متعدی کوڑا کسی بھی مرحلہ پر غلط ہاتھوں میں نہ جائے اور خاص طور پر استعمال شدہ سرنجیں دوبارہ غیر قانونی طور پر استعمال نہ ہو پائیں۔ اس مقصد کے لئے ہر مرحلے پر نگرانی کا مربوط اور مؤثر نظام واضح کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں ان سروسز کا دائرہ کار صوبے کے تمام اضلاع اور تحصیل ہیڈکوارٹرز ہسپتالوں تک پھیلا دیا گیا ہے۔ یوں انفیکشن سے پاک پنجاب کی جانب ایک اہم سنگِ میل عبور کر لیا گیا ہے۔

اگلے مرحلے میں ان سروسز کا دائرہ کار صوبے کے 315 دیہی مراکز صحت تک پھیلانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ صوبے کے 155 ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں سے ابھی تک 12 لاکھ چورانوے ہزار کلو سے زائد متعدی کوڑا بشمول استعمال شدہ سرنجیں محفوظ طریقہ سے اکٹھا کر کے ماحول دوست طریقہ سے تلف کر دیا گیا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر کے ضلعی ہسپتالوں میں ماہر امراض اطفال سرجن اور سرجری کی دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

391: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کس کس ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجن موجود ہے؟

(ج) پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت کو ضلعی سطح پر مہیا کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ اختیار میں کام کرنے والے ضلعی ہسپتال درج ذیل ہے:

1۔ گورنمنٹ میاں منشی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، لاہور
2۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال، فیصل آباد
3۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال، گوجرانوالہ
4۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، راولپنڈی
5۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال، سرگودھا
6۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ساہیوال
7۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ڈیرہ غازی خان

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت موجود ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ڈیرہ غازی خان میں پیڈیاٹرک سرجری کی سہولت کی فراہمی کا کام آخری مراحل میں ہے اور یہاں جلد سرجری شروع ہو جائے گی۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ڈیرہ غازی خان میں پیڈیاٹرک سرجن موجود ہیں۔

(ج) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن میں نئے نئے پروگرام متعارف کروائے جاتے ہیں اور PMDC کی واضح کردہ قوانین کے مطابق نئے پروگراموں Peads Specialities میں ڈاکٹروں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرتا رہتا ہے۔

اس ضمن میں محکمہ صحت کی کامیاب Central Induction Policy کے تحت ڈاکٹروں کو اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔

ان میں Level-3 اور Level-4(Super Specialty) میں داخلے دیئے جا رہے ہیں اور ڈاکٹروں کو پیڈیاٹرک سرجن بننے کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں کیونکہ پنجاب میں پیڈز سرجن کی کمی ہے اس لئے Peads Specialty کو ضروری کر دیا گیا ہے اور داخلوں کے لئے سیٹوں کی تعداد دُگنا کر دی گئی ہے۔

بہاولنگر: تحصیل ہارون آباد پی پی۔243 میں رورل ہیلتھ سنٹرز کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

398: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہارون آباد (بہاولنگر) پی پی۔243 میں کتنے RHCs ہیں کیا وہ فل capacity میں کام رہے ہیں؟

(ب) کیا ہارون آباد تحصیل پی پی۔243 جو کہ وسیع رقبہ پر محیط ہے کیا اس کے لئے یہ کافی ہیں نیز کیا کوئی RHCs کی تعمیر اس حلقہ میں حکومت کے زیر غور ہے؟

(ج) موجودہ RHCs میں کیا تمام سہولیات موجود ہیں اور کیا ان میں مزید سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) حکومت کی دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچانے کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر پی پی۔243 میں دوRHCs ہیں:

1۔ دیہی مرکز صحت فقیر والی 2۔ دیہی مرکز صحت کھچی والا

اور وہ فل capacity میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) تحصیل ہارون آباد پی پی۔243 میں RHCs کافی ہیں اور ان کے علاوہ کسی RHC کی تعمیر اس حلقہ میں زیر غور نہیں۔

(ج) موجودہ RHCs میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ ایک RHC میں ہوتی ہیں۔

(د) حکومت کی دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچانے کی کیا پالیسی ہے۔پی پی۔243 میں محکمہ صحت کے اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے جو دیہی علاقوں اور پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات پہنچا رہے ہیں:

1۔ 21 BHUs 2۔ 02 RHCs

بہاولنگر: تحصیل ہارون آباد میں بی ایچ یوز سے متعلقہ تفصیلات

399: چودھری مظہر اقبال: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ہارون آباد (ضلع بہاولنگر) پی پی۔243 میں کتنے بی ایچ یوز ہیں اور ایک بی ایچ یوز کتنے گاؤں و اضافی بستیوں کو طبی سہولت فراہم کر رہا ہے؟

(ب) ان بی ایچ یوز کی حالت زار کیسی ہے کیا حکومت ان کی تعمیر و ترقی اور ان میں مزید سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہارون آباد (ضلع بہاولنگر) پی پی۔243 میں 21 بی ایچ یوز ہیں اور ایک بی ایچ یو 8-10 موضع جات مع اضافی بستیوں کو طبی سہولت فراہم کر رہا ہے۔بی ایچ یو کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان بی ایچ یوز کی حالت تسلی بخش ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ میں علاج معالجہ کی سہولیات، فراہم کردہ بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

400: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال احمد پور شرقیہ (بہاولپور) میں کس کس مرض کا علاج کیا جاتا ہے اور اس کی بلڈنگ کتنے بلاکس / بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنی ایمبولینس، ایکسرے مشین اور دیگر طبی مشینری ہے؟

(ج) اس کا مالی سال 19-2018 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(د) کیا اس میں تمام اسامیاں پُر ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز خالی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی ہیں؟

(ہ) اس میں آپریشن تھیٹر کتنے ہیں اور کیا اس میں میجر آپریشن کی سہولت موجود ہے؟

(و) اس میں تعینات گائنی وارڈ کے ڈاکٹر کے نام اور عہدہ بتائیں نیز کیا یہ اس ہسپتال میں فرائض دیتے ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ 92 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

1۔ شعبہ جات برائے بیرونی مریضاں (OPD) گائنی OPD۔ پیڈز OPD۔ آپتھلمالوجی OPD۔ ڈینٹل OPD۔ میڈیکل OPD۔ سرجیکل OPD۔ ای پی آئی اینڈ فیملی پلاننگ OPD۔ ٹی بی ڈاٹس۔ این سی ڈی کلینک ۔ فزیو تھراپی OPD۔ OPD فارمیسی ۔ لیبارٹری ۔ ایکسرے۔ طب OPD۔ ہومیو OPD۔ کارڈیالوجی OPD۔

2۔ بلڈ بنک۔

3۔ ہیپاٹائٹس کلینک۔

4۔ ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ۔

5۔ جنیٹوریل سروسز (کنسول آؤٹ سورس کمپنی)

6۔ لانڈری سروسز (جی میڈ آؤٹ سورس کمپنی)

7۔ شعبہ برائے اندرونی مریضاں(INDOOR)
گائنی ڈیپارٹمنٹ۔ سرجیکل ڈیپارٹمنٹ۔ آپتھلمالوجی ڈیپارٹمنٹ۔ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ۔ پیڈز ڈیپارٹمنٹ۔ لیبر روم 24/7۔ کارڈیالوجی (سی سی یو) انیستھیزیا ڈیپارٹمنٹ۔ سنٹرل سٹرلائزیشن ڈیپارٹمنٹ

8۔ ڈائیلسز ڈیپارٹمنٹ۔

9۔ ایکسیڈنٹ اینڈ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ (24/7)

10۔ فارمیسی سروسز

11۔ میڈ کولیگل سروسز

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں میڈیکل کے درج بالا شعبہ جات میں آنے والے تمام مریضوں کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں تین نئی ایمبولینسز موجود تھیں جو کہ حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ایمرجنسی اینڈ ایکسیڈنٹل سروسز ڈیپارٹمنٹ ریسکیو 1122 کو تقریباً ایک سال قبل حوالے کر دی گئی تھیں۔ اب تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں ایمبولینس موجود نہ ہے۔

ایکسرے مشین۔

دو عدد ایکسرے مشین۔ ایک عدد ڈینٹل ایکسرے مشین۔ ایک عدد موبائل ایکسرے مشین اور دیگر تمام طبی مشینری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ کا 19-2018 کا بجٹ مندرجہ ذیل ہے:

Pay & Allowances	=	174,280,594/-
Contigence & Others	=	22,500,000/-
For Purchase of Medicines	=	17,500,000/-
For Purchase of Dialysis Medicines	=	3,000,000/-
	Total	217,280,594/-

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں کچھ اسامیاں خالی ہیں۔ جو کہ آفیسران / آفیشلز کے ریٹائرڈ ہونے یا محکمہ چھوڑ جانے کی وجہ سے خالی ہوتی ہیں یا خالی سیٹوں پر امیدوار میسر نہ ہوتے ہیں۔ مزید خالی اسامیوں پر تعیناتی محکمہ کے حکام بالا کی طرف سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ خالی اسامیوں، عہدے اور گریڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں آپریشن تھیٹر کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1۔	گائنی آپریشن تھیٹر	=	01
2۔	جنرل سرجری آپریشن تھیٹر	=	01
3۔	آرتھوپیڈک آپریشن تھیٹر	=	01
	کل	=	03

ان آپریشن تھیٹرز میں میجر آپریشنز کی سہولت موجود ہے۔تاہم آرتھوپیڈک سرجن کی اسامیاں اس وقت خالی ہیں۔

(و) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال احمد پور شرقیہ میں گائناکالوجسٹ کی منظور شدہ تین اسامیاں ہیں۔ان میں سے دو پر گائناکالوجسٹ تعینات ہیں۔ایک اسامی خالی ہے۔

1۔ ڈاکٹر آصفہ شکرانی کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ

2۔ ڈاکٹر پروین اختر کنسلٹنٹ گائناکالوجسٹ

یہ دونوں گائناکالوجسٹس شفٹ وار 24/7 کام کر رہی ہیں اور آپریشن / سرجری سرانجام دے رہی ہیں۔

آر ایچ سی ایاز آباد قصبہ مڑل ملتان میں ڈاکٹرز کی تعداد اور دیگر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

420: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی ایاز آباد قصبہ مڑل ملتان میں کتنے ڈاکٹرز،لیڈی ڈاکٹرز،نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سنٹر کی سٹاف نرسز کا نرسنگ الاؤنس کے بقایاجات تاحال ادا نہیں کئے گئے،اس کی کیا وجوہات ہیں نیز حکومت کب تک ان کو بقایاجات ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) اس ہسپتال میں مریضوں کی سہولت کے لئے کتنی ایمبولینس،ایکسرے مشین اور دیگر طبی سہولتیں ہیں؟

(د) اس ہسپتال کا موجودہ مالی سال19۔2018کا بجٹ مدوار بیان کریں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) آر ایچ سی ایاز آباد مڑل ملتان میں (1) سینئر میڈیکل آفیسر (3) میڈیکل آفیسرز اور (1) لیڈی ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جبکہ چارج نرسز کی(6) منظور شدہ اسامیوں پر (4)چارج نرسز کام کر رہی ہیں جبکہ 2اسامیاں خالی ہیں۔

پیرامیڈیکل کی منظور شدہ تعداد18 ہے اور 13کام کر رہے ہیں اور 5 اسامیاں خالی ہیں بوجہ گورنمنٹ پابندی۔

(ب) جی نہیں! یہ بات درست نہیں ہے۔ تمام نرسز کو نرسنگ الاؤنس مل رہا ہے کسی کا کوئی بقایہ جات نہیں ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے ایمبولینس سروس ریسکیو1122 کو دے دی گئی ہے اور وہ ایمبولینس یہاں پر موجود ہے۔ جبکہ ایکسرے مشین اور دیگر طبی سہولتیں موجود ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ایکسرے مشین، ایک عدد 2۔ ای سی جی مشین، تین عدد،

3۔ نیبولائزر، دوعدد 4۔ الٹراساونڈ دوعدد،

(د) موجودہ مالی سال بجٹ19-2018 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے آباد

آبادی کے لئے ہسپتال بنانے سے متعلقہ تفصیلات

434:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ موضع کاونی، موضع ہٹھار، موضع مجاہد کا اور صدر بالا موضع وغیرہ ضلع اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے پر آباد ہیں اور شہر سے 25/20 کلومیٹر دور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں دریائے ستلج کے دونوں اطراف رہنے والے لوگوں کو صحت کی سہولت فراہم کرنے کا کوئی طبی مرکز یا سرکاری ڈسپنسری نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کے لئے یہاں کوئی ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) درست ہے کہ موضع کاونی، موضع ہٹھار، موضع مجاہد کا اور صدر بالا موضع وغیرہ ضلع اوکاڑہ دریائے ستلج کے کنارے پر آباد ہیں۔

درست نہیں ہے۔ درج بالا تمام گاؤں کا فاصلہ منڈی احمد آباد شہر سے 15 / 12 کلومیٹر ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ دریائے ستلج کے دونوں اطراف رہنے والے لوگ آرایچ سی منڈی احمد آباد اور بی ایچ یو اٹاری جو کہ مندرجہ بالا گاؤں سے 4 / 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود عوام کو طبی سہولیات فراہم کررہا ہے۔

(ج) بی ایچ یو اٹاری جو کہ مندرجہ بالا گاؤں سے 5 / 4 کلومیٹر کے فاصلہ پر موجود عوام کو طبی سہولیات فراہم کررہا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔103 چک نمبر 400 گ، ب میں بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن تخمینہ لاگت، سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

447: جناب جعفر علی: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔103 فیصل آباد کے چک نمبر 400 گ ب میں بی ایچ یو کو کب اپ گریڈ کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو کی اپ گریڈیشن کے بعد کون سا سٹاف فراہم کیا گیا ہے اور کون سے گریڈ کی اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سنٹر کی خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

الف) بی ایچ یو چک نمبر 400 گ ب تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد کو اپ گریڈ کرکے RHC بنانے کی سکیم مالی سال 16-2015 میں منظور ہوئی تھی جس کی کل لاگت 87.575 ملین روپے تھی۔

(ب) سکیم کے مکمل ہونے پر اس ادارے میں RHC کی سطح کا عملہ مہیا کیا جائے گا۔ جیسے ہی نئی اسامیاں آتی ہیں ان پر نیا عملہ اور ڈاکٹر بھرتی کئے جائیں گے۔

(ج) جز(ج) کا جواب (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ اور ڈی ای او (پرینٹیو) کی اسامی سے متعلقہ تفصیلات

449: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں۔ ان کے نام اور عہدہ مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) ڈی ای او (پرینٹیو) نارووال کی اسامی کس سکیل میں ہے اور اس پر تعیناتی کے لئے کتنی تعلیم اور تجربہ مع سکیل ہونا ضروری ہے؟

(ج) کیا موجودہ تعینات افسر مطلوبہ تعلیم مع تجربہ اور سکیل کا حامل ہے۔ اگر نہیں تو پھر اس کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع نارووال میں ادویات کی چیکنگ کے لئے پراونشل انسپکٹر آف ڈرگز تعینات ہے۔
تفصیل درج ذیل ہے:

نام	:	خواجہ زریاب زکریا، عہدہ: پراونشل انسپکٹر آف ڈرگز
تاریخ تعیناتی	:	07-06-2014

(ب) سکیل 18/19
مطلوبہ تعلیم: MBBS

(ج) جی ہاں! موجودہ تعینات آفیسر مطلوبہ تعلیم، تجربہ اور سکیل کا حامل ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔264 کے ہسپتالوں و مراکز صحت سے متعلقہ تفصیلات

458: سید عثمان محمود: کیا وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کتنی BHUs اور RHCs ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) مراکز صحت و ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز و دیگر سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا حلقہ پی پی۔264 کی تمام یو سی میں مراکز صحت ہسپتال کام کر رہے ہیں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ حلقہ کے مراکز صحت و ہسپتالوں کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور نئے ہسپتال و ڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں دو RHCs، چار BHUs اور سات رورل ڈسپنسریاں موجود ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں موجودہ دیہی مراکز صحت، بنیادی مراکز صحت اور رورل ڈسپنسریوں پر ڈاکٹرز اور ڈسپنسر موجود ہیں۔ البتہ رورل ڈسپنسری محمد پور، دولت پور اور حسن فارم پر ڈسپنسر کی نشستیں خالی ہیں

(ج) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں موجود تمام دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ حلقہ کے مراکز صحت و ہسپتالوں کی خالی اسامیاں کو پُر کرنے اور نئے ہسپتال وڈسپنسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سرکاری ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی عمارات کی خستہ حالی اور ادویات سے متعلقہ تفصیلات

465: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کل کتنے سرکاری ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں موجود ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں عملہ کی تعداد اور ادویات نہ ہونے کے برابر ہیں، عمارتیں مکمل طور پر خستہ حال ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے اگر نہیں تو مکمل تفصیل بیاں فرمائی جائے؟

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں 3 آر ایچ سی، 16 بی ایچ یوز، اور 2 ڈسپنسریاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دیہی مراکز صحت:

آر ایچ سی بصیر پور، آر ایچ سی منڈی احمد آباد، آر ایچ سی بٹک

بنیادی مراکز صحت:

بی ایچ یو کانی پور، بی ایچ یو چشتی قطب دین، بی ایچ یو معروف، بی ایچ یو روحیلہ تیجکا، بی ایچ یو فیض آباد، بی ایچ یو محمد نگر، بی ایچ یو رکن پورہ، بی ایچ یو اٹاری، بی ایچ یو بھیلا گلاب سنگھ، بی ایچ یو گدڑ ملکانہ، بی ایچ یو قادر آباد، بی ایچ یو پھلاں تولی، بی ایچ یو بدری داس، بی ایچ یو حنیف نگر، بی ایچ یو جندراں کلاں، بی ایچ یو راجوال

رورل ڈسپنسری:

بصیر پور، ڈھلیانہ

(ب) درست نہ ہے۔ تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف اور ادویات موجود ہیں اور عوام تمام سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے اور تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی مین بلڈنگ بالکل ٹھیک ہیں۔

(ج) تمام آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں سٹاف اور ادویات موجود ہیں اور حکومت پی پی۔185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں موجود آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں کی بہترین کارکردگی کے لئے مزید مناسب اقدامات اٹھا رہی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر104 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، جناب ظہیر اقبال!

بہاولپور: چک نمبر10 بی سی میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

104: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 13۔ فروری 2019 کو چک نمبر 10 بی سی تھانہ بغداد ضلع بہاولپور کے رہائشی محمد افضل کے گھر 5 ڈاکو آتشیں اسلحہ کے ساتھ داخل ہوئے اور گھر والوں کو رسیوں سے باندھ کر تمام سامان مع نقدی اور مویشی لے گئے۔ ان ڈاکوؤں نے اسی چک میں مزید تین چار افراد کے گھر اسی رات ایسی ہی وارداتیں کیں جن کی ایف آئی آر نمبر 19/91 تھانہ بغداد بہاولپور میں درج ہوئی ہے؟

(ب) پولیس ابھی تک ان وارداتوں کے کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی جبکہ بہاولپور میں ڈکیتی کی ایسی وارداتیں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو گیا ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا نہیں ہے، پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر
6 بج کر 16 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 26۔فروری 2019 دن 11:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔